قائم آلِ محمدؑ

ہیئت شبستانِ الرسول الاعظمؐ پاکستان

شبستان ہال لوکو شیڈ لاہور ۳۹

وفاق کا سلسلۂ کتبِ اسلامی

حضرت
قائمِ آلِ محمد علیہ السلام

ترجمہ از

سید نصیر حسین نقوی، میانوالی

پیشکش

وفاق علماء شیعہ پاکستان

مرکزی دفتر:- جامع مسجد امامیہ، مغلپورہ لاہور نمبر ۱۵

نام کتاب : حضرت قائم آلِ محمد علیہ السلام
مترجم : سید نصیر حسین نقوی میانوالی
تعداد : ایک ہزار
پرنٹر : الغدیر پرنٹنگ پریس خوشاب روڈ سرگودھا
ناشر : وفاق علماء شیعہ پاکستان

ملنے کا پتہ

مرکزی دفتر :- وفاق علماء شیعہ پاکستان جامع مسجد امامیہ
مغلپورہ ، لاہور
پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷۴ لاہور فون : ۳۲۳۱۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہٗ

اثباتِ امامت قائمِ آلِ محمدؐ

احادیث و اخبار کے آئینہ میں

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث اور اخبار متواترہ آئمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین میں قائمِ آلِ محمدؐ حضرت امام مہدی آخر الزمان عجل اللہ فرجہٗ کی شخصیت، ان کے حسب نسب، ان کی صفات اور ان کے ظہور کی علامات کا تذکرہ پوری تفصیل کے ساتھ درج ہے۔ ان احادیث و روایات میں یہ کہا گیا ہے کہ حضرت امام مہدیؑ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلبیتؑ سے حضرت فاطمہؑ کی اولاد سے، حضرت امام حسینؑ کی ذریت سے نویں امام اور گیارہویں امام حضرت حسن عسکری کے بلا واسطہ فرزند ہوں گے جن کا ظہور آخری زمانہ میں ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح پُر کریں گے، جس طرح وہ ظلم و جور سے پُر ہو چکی ہوگی، اس کے علاوہ دوسری خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے جو متواتر ہیں اور فریقین (سنی و شیعہ) کے نزدیک مسلمہ ہیں، اہلسنت کے بہت سے محدثین اور شیعہ محدثین نے ان کے تواتر اور ان کی اسناد کی صحت و درستی کی تصدیق کی ہے۔ ملتِ جعفریہ کے ایک جید عالم شیخ

جرآو بلاغی نے اپنی گرانقدر تالیف ۔ نصائح المھدی میں حضرت رسول اکرمؐ، حضرت فاطمہ زہراؑ اور آئمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کی اخبار و احادیث کو ایک ایک کرکے بیان کیا ہے۔

چونکہ ان تمام احادیث و روایات۔ سنی اور شیعہ علماء و محدثین کے اقوال کا نقل کرنا، ان احادیث کے تواتر اور ان کے اسناد کی صحت کا تذکرہ بڑی طوالت چاہتا ہے اور باتوں کا سلسلہ دُور تک چلا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے پیش نظر اختصار ہے اس لئے ہم یہاں ان احادیث اور اخبار میں سے صرف چند ایک کو بیان کریں گے اور تفاصیل کو اس کتاب اور ان دوسری کتابوں پر چھوڑتے ہیں، جو اس موضوع پر بڑی جامع لکھی گئی ہیں۔

اوّل، احادیثِ نبویؐ

حضرت امام مہدیؑ کے بارہ میں احادیثِ نبویؐ کثرت سے ہیں یہاں ہم چند ایک بیان کرتے ہیں:۔

۱۔ کتاب کفایۃ الاثر میں اپنی سند سے، طاؤس یمانی سے منقول ہے کہ ابنِ عباس روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو حسنؑ ان کے پہلو میں اور حسینؑ ان کی گود میں بیٹھے ہوئے تھے، حضور اپنے دونوں نواسوں کے بوسے لے رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاھُمَا وَعَادِ مَنْ عَادَاھُمَا۔ خدایا! اس شخص کو محبوب رکھ جو ان دونوں کو محبوب رکھے اور اس کو دشمن رکھ جو ان دونوں سے دشمنی کرے۔" ابنِ عباس کہتے ہیں، میں نے پوچھا۔ یا رسول اللہؐ آپ کے بعد کتنے افراد امام ہیں۔؟ فرمایا بارہ افراد۔ پھر ایک ایک کرکے گننے شروع کئے۔ یہاں تک کہ امام حسن عسکریؑ تک پہنچے فرمایا۔ جب حسن عسکری اس دُنیا سے رحلت کریں گے تو ان کا فرزند، حجت اور امام ہوگا۔"

۲۔ کفایۃ الاثر میں اپنی سند سے جناب جابر بن عبداللہ انصاری سے یہ روایت ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو فرمایا کہ اے حسینؑ! تیرے صلب سے نو امام پیدا ہوں گے۔ ان میں اس امّت کا مہدی ہے۔ اس کے بعد ایک ایک کر کے حضورؐ نے ان کے نام گنے اور فرمایا، جب حسن عسکریؑ اس دنیا سے رحلت کریں گے۔ جن کے بعد وہ حجت امام ہے کہ جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح پُر کر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔

(۳) کفایۃ الاثر میں اپنی سند سے ابو ہریرہ سے روایت درج کرتے ہیں کہ میں خود۔ ابوبکر۔ عمر، فضل بن عباس۔ زید بن حارثہ اور عبداللہ بن مسعود، حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت بابرکت میں موجود تھے، اتنے میں حسین علیہ السلام وہاں تشریف لائے، آنحضرتؐ نے انہیں اٹھا لیا اور چومنے لگے۔ فرمایا اے نورِ نظر! تو امام ہے، امام کا بیٹا ہے اور آئمہ کا باپ ہے۔ عبداللہ بن مسعود نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! جن اماموں کا آپ ذکر فرما رہے ہیں وہ کون ہیں۔؟ حضور نے ایک ایک امام کا نام لے کر ان کے القاب اور اوصاف بیان کر کے تعارف کرایا اور حسن عسکریؑ کو ابوالحجہ کے لقب سے یاد فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا۔ اس حسن (عسکری) کے صلب سے ہم اہلبیتؑ کا قائم پیدا ہو گا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جب کہ وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہو گی۔

یہ حدیث غایۃ المرام میں شیخ صدوق سے ان کی اپنی سند کے ساتھ ابو ہریرہ سے اور علمائے اہلسنّت میں سے صاحب مقتضب الاثر، کنز الخفی، حموینی، خوارزمی قاضی ابوالفرج بغدادی نے بھی ابو ہریرہ سے اسے روایت کیا ہے۔

۴۔ کفایۃ الاثر میں حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ خدا

نے فرمایا کہ جبرائیل نے مجھے ربِ جلیل کی جانب سے یہ خبر دی ہے کہ جو شخص میری وحدانیت، تیری نبوت، خلافتِ علیؑ اور آئمہ اولادِ علیؑ کی امامت کی معرفت پیدا کرے گا، وہ بہشت اور میری رحمت اور بخشش میں داخل ہوگا۔ اور جو ان کا انکار کرے گا وہ میری آیات، کتب اور میرے رسولوں کا انکار کرے گا۔

یہ سُن کر جابر اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا، اولادِ علیؑ میں سے وہ کون کون سے امام ہیں۔؟ حضرت رسولِ اکرمؐ نے جابر کے سامنے ایک ایک امام کا نام لیا اور فرمایا کہ حسنؑ بن علیؑ کے بعد اس کا بیٹا قائم بحق۔ اس اُمت کا مہدیؑ ہے جو رُوئے زمین کو عدل و دادگستری سے یوں بھر دے گا، جیسے پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

اس حدیث کو شیخ صدوق نے کمال الدین میں، ابنِ شاذان نے مناقب المأۃ میں سیّد ہاشم بحرانی نے غایۃ المرام میں اہلسنّت کے طرق سے اور شیعہ طریق سے قاضی نوراللہ مرعشی نے شرح مصباح المتہجد میں، شیخ مفید نے حضرت صادقِ آلِ محمدؐ سے اور احتجاج میں حضرت صادقِ آلِ محمدؐ نے حضورِ اکرم سے اسے روایت کیا ہے۔

۵۔ کفایۃ الاثر میں تین سندوں، اصبغ بن نباتہ، شریح بن ہانی اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے، ایک طولانی حدیث ہے جس میں حضرت رسولِ اکرمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انبیاء کے اوصیاء کے نام آدمؑ سے امام حسن عسکریؑ تک شمار کئے اور فرمایا حسنؑ اپنی وصایت اپنے فرزند کے سپرد کرے گا اور وہ اس زمانہ تک غائب رہے گا جب تک خدا چاہے گا، اور اس کے لئے دو غیبت ہیں، ایک دوسری سے طولانی ہے۔ اس کے بعد فرمایا۔ ڈرتے رہو، ڈرتے رہو۔ جب ساتویں کی اولاد سے پانچواں غائب ہوگا۔ (ساتویں امام کاظمؑ کے پانچویں فرزند قائم آلِ محمدؐ ہیں)

(۶) کفایۃ الاثر میں اپنی سند کے ساتھ حضرت امام حسن بن علی علیہما السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک روز حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا،

جب حضورؐ منبر سے نیچے آئے، میں نے حضورؐ سے ان کے اس فرمان کی تفسیر پوچھی جو آپ نے فرمایا تھا کہ زمین کسی وقت حجتِ خدا سے خالی نہیں ہوتی، حضورؐ نے آئمۂ طاہرینؑ و حجج خدا کا ایک ایک کرکے تعارف کرایا، اس کے بعد فرمایا کہ حسنؑ کے صلب سے حجت قائمؑ باہر آئے گا جو امامِ زمانہ ہوگا، اور اپنے دوستوں کا نجات دہندہ ہوگا اور غائب ہوگا اس طرح کہ دکھائی نہ دے گا۔ اور ایک گروہ اس پر اعتقاد سے پھر جائے گا۔ اور ایک گروہ ثابت رہے گا کہ ہمارا قائمؑ ظہور کرے گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا چنانچہ وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اس حدیث کو غایۃ المرام میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔

(۷) کفایۃ الاثر میں اپنی سند سے، حضرت امام حسین علیہما السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امیر المومنین حضرت علیؑ سے فرمایا کہ میں مومنوں سے ان کے اپنے نفوس سے زیادہ اولیٰ اور سزاوار تر ہوں اور میرے بعد اے علیؑ —! تو ان کے نفوس سے زیادہ اولیٰ ہے، اسی طرح حضورؐ نے ایک ایک کرکے تمام آئمہ کا نام لیا اور فرمایا کہ وہ مومنوں کے اپنے نفوس سے زیادہ ان کے لئے اولیٰ ہیں، یہاں تک کہ حضورؐ نے فرمایا کہ حجۃ بن حسنؑ خود مومنوں کے اپنے نفوس سے ان کے نزدیک اولیٰ تر ہیں۔ یہ آئمہ ابرار ہیں، یہ حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے۔

(۸) ابن مغازلی کے مناقب اور فضل بن شاذان کی کتاب غیبت میں اپنی سند سے جناب جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ یہودیوں کے احبار میں سے ایک جس کا نام جندل بن جنادہ تھا وہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور حضورؐ سے چند مسائل دریافت کئے ان میں سے ایک یہ تھا کہ حضورؐ سے آپ کے بعد کے آئمہ کی تعداد اور نام پوچھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک ایک کرکے اپنے اوصیاء کا تعارف کراتے جاتے ہیں حضرت امام حسن عسکریؑ کے

نے فرمایا کہ جبرائیل نے مجھے ربِ جلیل کی جانب سے یہ خبر دی ہے کہ جو شخص میری وحدانیت، تیری نبوت، خلافتِ علیؑ اور آئمہ اولادِ علیؑ کی امامت کی معرفت پیدا کرے گا، وہ بہشت اور میری رحمت اور بخشش میں داخل ہوگا۔ اور جو ان کا انکار کرے گا وہ میری آیات، کتب اور میرے رسولوں کا انکار کرے گا۔

یہ سُن کر جابر اُٹھ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا، اولادِ علیؑ میں سے وہ کون کون سے امام ہیں ؟ حضرت رسولِ اکرمؐ نے جابر کے سامنے ایک ایک امام کا نام لیا اور فرمایا کہ حسن بن علیؑ کے بعد اس کا بیٹا قائم بحق۔ اس اُمت کا مہدیؑ ہے جو روئے زمین کو عدل و دادگستری سے یوں بھر دے گا، جیسے پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

اس حدیث کو شیخ صدوق نے کمال الدین میں، ابنِ شاذان نے مناقب المائۃ میں سید ہاشم بحرانی نے غایۃ المرام میں اہلسنّت کے طرق سے اور شیعہ طریق سے قاضی نورالدین مرعشی نے شرح مصباح المتہجد میں شیخ مفید نے حضرت صادقِ آلِ محمدؐ سے اور احتجاج میں حضرت صادقِ آلِ محمدؐ نے حضورِ اکرمؐ سے اسے روایت کیا ہے۔

۵۔ کفایۃ الاثر میں تین سندوں، اصبغ بن نباتہ، شریح بن ہانی اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے، ایک طولانی حدیث ہے جس میں حضرت رسولِ اکرمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انبیاء کے اوصیاء کے نام آدمؑ سے امام حسن عسکری تک شمار کئے اور فرمایا حسنؑ اپنی وصایت اپنے فرزند کے سپرد کرے گا اور وہ اس زمانہ تک غائب رہے گا جب تک خدا چاہے گا، اور اس کے لئے دو غیبت ہیں، ایک دوسری سے طولانی ہے۔ اس کے بعد فرمایا۔ ڈرتے رہو، ڈرتے رہو، جب ساتویں کی اولاد سے پانچواں غائب ہوں۔ (ساتویں امام کاظمؑ کے پانچویں فرزند قائمِ آلِ محمدؐ ہیں)

(۶) کفایۃ الاثر میں اپنی سند کے ساتھ حضرت امام حسن بن علی علیہما السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک روز حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا،

جب حضورؐ منبر سے نیچے آئے، میں نے حضورؐ سے ان کے اس فرمان کی تفسیر پوچھی جو آپ نے فرمایا تھا کہ زمین کسی وقت حجتِ خدا سے خالی نہیں ہوتی۔ حضورؐ نے آئمۂ طاہرینؑ و حجج خدا کا ایک ایک کر کے تعارف کرایا، اس کے بعد فرمایا کہ حسنؑ کے صلب سے حجت قائمؑ باہر آئے گا جو امامِ زمانہ ہوگا، اور اپنے دوستوں کا نجات دہندہ ہوگا اور غائب ہوگا اس طرح کہ دکھائی نہ دے گا۔ اور ایک گروہ اس پر اعتقاد سے پھر جائے گا۔ اور ایک گروہ ثابت رہے گا کہ ہمارا قائم ظہور کرے گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا چنانچہ وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اس حدیث کو غایۃ المرام میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔

(۷) کفایۃ الاثر میں اپنی سند سے، حضرت امام حسین علیہما السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امیر المومنین حضرت علیؑ سے فرمایا کہ میں مومنوں سے ان کے اپنے نفوس سے زیادہ اولیٰ اور سزاوار تر ہوں اور میرے بعد اے علیؑ -! تو ان کے نفوس سے زیادہ اولیٰ ہے، اسی طرح حضورؐ نے ایک ایک کر کے تمام آئمہ کا نام لیا اور فرمایا کہ وہ مومنوں کے اپنے نفوس سے زیادہ ان کے لئے اولیٰ ہیں، یہاں تک کہ حضورؐ نے فرمایا کہ حجۃ بن حسنؑ خود مومنوں کے اپنے نفوس سے ان کے نزدیک اولیٰ تر ہیں۔ یہ آئمہ ابرار ہیں، یہ حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے۔

(۸) ابن مغازلی کے مناقب اور فضل بن شاذان کی کتاب غیبت میں اپنی سند سے جناب جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ یہودیوں کے احبار میں سے ایک جس کا نام جندل بن جنادہ تھا وہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور حضورؐ سے چند مسائل دریافت کئے ان میں سے ایک یہ تھا کہ حضورؐ سے آپ کے بعد کے آئمہ کی تعداد اور نام پوچھے، حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک ایک کر کے اپنے اوصیاء کا تعارف کراتے جاتے ہیں حضرت امام حسن عسکریؑ کے

بعد تعارف کراتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان کے بعد آنے والا امام غائب ہو جائے گا۔ جندل نے عرض کیا امام غائب حسن بن علیؑ ہیں، حضورؐ نے فرمایا نہیں بلکہ حسنؑ کے بیٹے حجت ہیں۔

۹۔ کفایۃ الاثر میں اپنی سند سے حضرت صادق آلِ محمدؐ سے اپنے آباؤ اجداد سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں نے معراج کی رات آئمہ کے انوار کو دیکھا اور ایک ایک کر کے ان کو شمار کیا۔ یہاں تک کہ فرمایا کہ میں نے محمدؑ بن حسنؑ کو ان کے درمیان دیکھا کہ وہ ایک درخشاں ستارے کی مانند چمکتا تھا۔

(۱۰) کفایۃ الاثر میں حضرت حسن بن علی علیہ السلام سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا کہ حضورؐ، حضرت علیؑ سے فرماتے تھے تو میرے علم کا وارث اور میری حکمت کا معدن ہے تو میرے بعد امام ہے اور جب تو شہید ہو جائے گا تو تیرا بیٹا حسنؑ اور جب وہ شہید ہو جائے گا تو تیرا فرزند حسینؑ اور جب وہ شہید ہو جائے گا تو نو آدمی حسینؑ کے صلب سے امام ہوں گے میں نے ان کے ناموں کے بارہ میں حضورؐ سے پوچھا فرمایا۔ علیؑ و محمدؑ و جعفرؑ و موسیٰؑ و علیؑ و محمدؑ و علیؑ و حسنؑ و مہدی علیہم السلام کہ اس کے ذریعہ سے زمین عدل و انصاف سے اس طرح بھر جائے گی جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔

(۱۱) کفایۃ الاثر میں اپنی سند سے حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب قرآن مجید کی آیہ مبارکہ واولوالارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب اللہ (اللہ کی کتاب میں صاحبانِ رحم بعض بعض سے اولیٰ ہیں) نازل ہوئی تو میں نے اس کی تاویل حضرت رسول اکرمؐ سے پوچھی، حضورؐ نے فرمایا۔ تم اولوالارحام ہو اور تمہارے سوا کوئی مقصود نہیں ہے اس کے بعد ایک ایک کر کے

حضرت علیؑ سے امام حسن عسکریؑ تک شمار کیے۔ اس کے بعد فرمایا، جب حق دنیا سے چل بسے گا تو غیبت تیری نویں اولاد میں واقع ہوگی۔

(۱۴) شیخ طوسی قدس سرہ کی کتاب غیبت میں (اپنی سند سے) حضرت صادق آل محمد اپنے آباء اجداد سے سلسلہ بسلسلہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے یہ حدیث بیان فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وصیت میں حضرت علیؑ سے کہا اور یکے بعد دیگرے آئمہ کو عہدِ امامت تسلیم کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت امام حسن عسکریؑ کو چاہیے کہ وہ اپنے بیٹے محمدؑ کو امامت سپرد کرے اور یہ محمدؑ۔ آلِ محمدؑ کا محافظ اور نگہبان ہے۔

اور اسی طرح وہ حدیث جو جناب جابر بن عبداللہ انصاری سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیہ مجیدہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کی تفسیر میں، اولی الامر کے بیان میں مروی ہے اور وہ احادیث جو اہلسنّت کے مختلف طرق سے آئمہ اثنا عشر کی امامت کے اثبات میں ہیں۔ وہ سب اس کی تائید کرتی ہیں۔

ہم آئمہ اثنا عشر کے اثبات میں اہلسنت کی احادیث کو ایک الگ مقالہ میں قارئین کے پیش نظر کر رہے ہیں۔

دوم۔ احادیث حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

اور یہ احادیث لوحِ جابر میں سے ہیں،

(۱) شیخ کلینی نے کافی میں نعمانی نے کتاب غیبت میں، شیخ صدوق نے عیون اور کمال الدین میں شیخ مفید نے اختصاص میں شیخ طوسی نے کتاب غیبت میں طبرسی نے احتجاج میں۔ اہلسنت کے حموینی نے فرائد السمطین میں اپنی اپنی اسناد سے جناب جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت فاطمہ زہرا دختر نیک اختر حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے ہاتھ میں زمرد (سبز) کی ایک لوح (تختی) تھی، میں نے عرض کیا۔ اے میری آقازادی یہ کیسی لوح ہے۔؟ جناب سیدہ نے فرمایا، یہ ایک صحیفہ ہے جس میں میری اولاد کے آئمہ کے نام درج ہیں جابر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس لوح کا مطالعہ کیا، وہ اس کی شرح کرتے ہوئے حضرت امام حسن عسکریؑ کے بعد بیان کرتے ہیں کہ لکھا ہوا تھا۔ "پس میں اس کو اس کے بیٹے سے کامل کروں گا جو عالمین کے لئے رحمت ہوگا۔"

(۲) شیخ صدوق نے عیون اور کمال الدین میں حضرت صادقِ آلِ محمدؑ سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک کتاب باہر نکالی، جو حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی املا اور حضرت امیرالمومنین کے خط میں لکھی ہوئی تھی، اس کے بعد حدیث لوح کو مکمل بیان کیا ہے۔

(۳) شیخ صدوق نے عیون اور کمال الدین میں حضرت صادقِ آلِ محمدؑ سے یہ روایت بھی کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہم نے ایک صحیفہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی املا میں پایا۔ پس حضرت لوح کی تحریر کو مفصل بیان فرماتے ہیں۔

(۴) شیخ صدوق نے عیون اور کمال الدین میں طبرسی نے احتجاج میں اور اہلسنت کے حموینی نے فرائد السمطین میں روایت کیا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر بن عبداللہ انصاری سے فرمایا کہ تو مجھے اس صحیفہ کے متعلق بتا، جو حضرت فاطمہؑ کا تو اپنے پاس رکھتا ہے۔ جابر اس صحیفہ کے بارہ میں بیان کرتا ہے جس میں حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ طاہرین کے مبارک نام اور ان کے آباؤ اجداد اور ماؤں کے نام درج تھے۔ اس میں حضرت امام حسن عسکریؑ کے ذکر کے بعد اور ان کے ماں باپ کے ناموں کے بعد لکھا ہوا تھا۔ ابوالقاسم محمد بن حسنؑ وہ حجتِ قائم ہیں اور ان کی والدہ نرجس ہیں۔

(۵) شیخ طوسی کی امالی اور حموینی کی فرائد السمطین میں حضرت صادق آلِ محمدؑ سے یہ روایت ہے کہ میرے والد بزرگوار نے جابر کو طلب کیا اور اس سے اس لوح کے بارہ میں پوچھا جو اس نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے ہاتھ میں دیکھی تھی۔ جابر نے حضرت فاطمہؑ کی خدمت میں حاضر ہونے اور اس لوح کو دیکھنے کا قصہ بیان کیا، حضرت باقر آلِ محمدؑ نے لے کہا کہ میں پڑھتا ہوں تو اپنے نسخہ پر نظر کر، جابر اپنے نسخہ پر نظر کرتا ہے اور حضرت پڑھنا شروع کرتے ہیں اور ان دو نسخوں میں ایک حرف کا بھی اختلاف نہیں تھا۔

اور اس میں حضرت امام عسکریؑ کے بعد لکھا تھا، اس کے بعد اس کا بیٹا مہدی۔ محمد آلِ محمدؑ میں سے ہوگا اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

سوم۔ احادیثِ مرتضویؑ دربارہ امام مہدیؑ

(۱) کافی کلینی، غیبت نعمانی، کمال الدین صدوق، غیبت طوسی، اختصاص مفید اور کفایۃ الاثر خزاز میں اپنی اپنی سندوں سے لکھا ہے کہ اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آنجنابؑ کو کسی سوچ میں ڈوبا ہوا پایا، میں نے عرض کیا۔ یا امیرالمومنینؑ! آپ کس سوچ میں ڈوبے ہوئے ہیں، فرمایا اس مولود کے بارہ میں سوچ رہا ہوں جو میری پشت سے ہوگا اور وہ میری اولاد کے آئمہ میں سے گیارہواں ہوگا۔ وہی مہدی ہے وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

(۲) کتاب جوابات شیخ صدوق میں کمیل بن زیاد سے یہ روایت ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اسے فرمایا، میں حسینؑ کی اولاد سے نویں امام کے بارہ میں سوچ رہا ہوں، اس کے بعد آپ نے فرمایا، اس کے لئے غیبت ہے کہ اہلِ باطل اس میں شک کریں گے۔ شیخ مفید فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو عامہ و خاصہ سنی اور شیعہ نے نقل کیا ہے۔

(۳) شیخ صدوق نے کمال الدین میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی یہ روایت نقل کی ہے۔ آپ نے اپنے آباو اجداد کی اسناد سے بیان فرماتے ہیں کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کو فرمایا کہ تیری اولاد سے نواں امام قائمؑ بحق، مظہر دین اور عدل و انصاف کو پھیلانے والا ہے۔

(۴) بحارالانوار میں مقتضب الاثر سے ابن عیاشی نے ایک جماعت سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس موجود تھے، اتنے میں

آپ کے فرزند امام حسن علیہ السلام تشریف لائے، آپ نے فرمایا۔ مرحبا۔ یا اے رسولِ خدا کے فرزند۔! اور جب آپ کے بیٹے حضرت امام حسین علیہ السلام تشریف لائے تو آپ نے فرمایا، میرا باپ تجھ پر قربان جائے اے بہترین کنیز کے بیٹے کے باپ۔! آنجناب کی خدمت میں عرض کیا گیا، بہترین کنیز اں کون ہے۔؟ فرمایا وہ غائب شدہ اور دربدر پھرا۔ محمدؐ بن حسن بن علی بن محمد بن علی ابن موسیٰ ابن جعفر بن محمدؐ بن علی ابن الحسینؑ ہے۔ اس کے بعد آپ نے حسینؑ کی جانب اشارہ کیا اور ان کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرا۔

حضرت فاطمہ زہراؑ خیرۃ النساء ہیں اور حضرت قائمِ آلِ محمدؐ کی ماں خیرۃ الاماء ہیں، چونکہ بہت سے آئمہ کی مائیں ام ولد (کنیزاں) تھیں۔ اس کے پیشِ نظر قائم آلِ محمدؐ کی ماں کو ان میں بہترین قرار دے کر خیرۃ الاماء بہترین کنیزاں کہا گیا ہے۔)

(۵) اہلسنت کے جید عالم ابنِ جوزی کی کتاب تذکرۃ الخواص میں ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے جس خطبہ میں حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی تعریف فرمائی ہے۔ اس کے آخر میں آپ فرماتے ہیں۔ ہم آسمانوں اور زمین کے انوار ہیں اور ہم نجات کی کشتی ہیں۔ ہم میں پوشیدہ علوم ہیں اور ہماری جانب امور کی بازگشت ہے اور اللہ تعالیٰ کی حجتیں ہمارے مہدیؑ پر پوری ہوں گی اور وہ آئمہ کے خاتم ہیں۔

(۶) ابنِ ابی الحدید معتزلی نے اپنی شرح نہج البلاغہ میں قاضی القضاۃ کی سند سے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آنحضرتؑ نے امام مہدیؑ کو یاد کیا اور فرمایا وہ حسینؑ کی اولاد سے ہے پھر اس کے اوصاف بیان فرمائے۔

چہارم۔ احادیث امام حسن مجتبیٰؑ، درباره مہدئ آلِ عباؑ

(۱) شیخ صدوق نے کمال الدین میں طبرسی نے احتجاج میں اور اہلسنت کے حموینی نے فرائد السمطین میں حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے یہ روایت بیان کی ہے کہ آپ نے قائم آلِ محمدؐ کے تعین میں فرمایا کہ وہ میرے بھائی حسینؑ کی اولاد کا نواں امام ہے اور بہترین کنیز کا بیٹا ہے۔

(۲) کفایۃ الاثر میں اپنی سند سے، اصبغ بن نباتہ سے یہ روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام یہ فرماتے تھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد امام بارہ ہیں ان میں سے نو میرے بھائی امام حسینؑ کی اولاد سے ہیں اور ان میں سے اس امت کا مہدی ہے۔

(۳) شیخ صدوق نے کمال الدین میں اپنی سند سے ابی سعید سے یہ روایت کیا ہے کہ جب حضرت امام حسن علیہ السلام نے معاویہ کے ساتھ صلح کر لی تو ایک جماعت نے اس بات کو بُرا منایا، امام عالی مقام نے ان کو جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم ائمہ میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ اس کے زمانہ میں ایک طاغی کی بیعت لوگوں کی گردن میں نہ ہو، سوائے قائم آلِ محمدؐ کے کہ حضرت عیسیٰؑ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی ولادت کو پوشیدہ رکھے گا اور اسے غائب کردے گا تاکہ اس کے زمانہ میں کسی غیر کی بیعت نہ ہو، جب وہ ظاہر ہوگا وہ حسینؑ کی اولاد کا نواں امام ہوگا اور بہترین کنیز کا بیٹا ہوگا۔

(۴) کفایۃ الاثر میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے یہ روایت منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، کہ آئمہ کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کی طرح بارہ ہے اور ہم میں سے اس امت کا مہدیؑ ہے۔

پنجم۔ احادیث حضرت امام حسین علیہ السلام

(۱) کمال الدین صدوق، مقتضب الاثر ابن عیاش، بحار مجلسی اور کفایۃ الاثر میں اپنی اپنی اسناد سے عبد اللہ بن ثابت سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا، ہمارا بارہواں۔ مہدیؑ۔ ہے ان میں اوّل حضرت علی علیہ السلام ہیں اور ان کا آخری میری اولاد کا نواں ہے وہ قائم بحق ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے مردہ زمین کو زندہ کرے گا اور دینِ حق کو اس کے ذریعے تمام ادیان پر غالب فرمائے گا، اگرچہ مشرکین کو یہ امر ناگوار و ناپسند ہی کیوں نہ ہوگا۔

(۲) کشف الاستار میں شارح غایۃ الاحکام سے حضرت ابی عبد اللہ حسین علیہ السلام کی یہ روایت منقول ہے کہ آپ نے فرمایا، ہمارا بارہواں۔ مہدیؑ۔ ہے۔ ان کے اوّل حضرت علی علیہ السلام ہیں اور ان کے آخری۔ قائم ہیں۔

(۳) کمال الدین صدوق میں حضرت صادقِ آلِ محمدؐ اپنے آبا و اجداد طاہرینؑ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ میری اولاد کے نویں امام میں ایک سنت یوسفؑ کی ہے اور ایک سنت موسیٰؑ کی ہے اور وہ ہم اہلبیتؑ کا قائم ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے امر کو ایک رات میں اصلاح فرمائے گا!

(سنتِ یوسفؑ سے مراد غیبت کے بعد ظہور ہے اور سنتِ موسیٰؑ سے مراد ولادت کا پوشیدہ ہونا ہے)

(۴) کمال الدین صدوق میں حضرت امام حسین علیہ السلام سے یہ روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس اُمّت کا قائم میری اولاد کا نواں ہے اور وہ صاحبِ غیبت ہے

اور وہ شخص ہے کہ اس کی میراث تقسیم ہو گی حالانکہ وہ زندہ ہو گا۔

(۵) کفایۃ الاثر میں اپنی سند سے حضرت امام حسین علیہ السلام سے یہ روایت منقول ہے کہ آپ نے آئمہ کا شمار کرتے ہوئے حضرت امام حسن عسکری ؑ کے ذکر کے بعد فرمایا اس کے بعد اس کا بیٹا مہدی ؑ ہے اور وہ میری اولاد کا نواں ہے۔

(۶) کتاب غیبت فضل بن شاذان میں اپنی سند سے حضرت باقر آل محمدؐ فرماتے ہیں کہ سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام نے روز عاشور اپنے اصحاب کے سامنے خطبہ دیا۔ اس میں آپ نے حضرت قائم ؑ کا ذکر کیا کہ وہ ہمارے خون کا انتقام لیں گے۔ ان کی خدمت میں عرض کیا گیا اے فرزند رسولؐ ! وہ انتقام لینے والا قائم کون ہے ؟ آپ نے فرمایا میرے پوتے محمد بن علی ؑ (باقر ؑ) کا ساتواں فرزند اور وہ حجۃ بن حسن ؑ بن علی ؑ بن محمد ؑ بن علی ؑ بن موسیٰ ؑ بن جعفر بن محمد بن علی ؑ۔ میرا فرزند ہے۔

ششم ۔ احادیث امام زین العابدین علیہ السلام

(۱) کفایۃ الاثر میں اپنی سند سے زہری سے یہ روایت نقل کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد اوصیاء کی جو آپ کو وصیت فرمائی وہ کتنے افراد ہیں ۔؟ امام عالی مقام نے فرمایا۔ میں نے صحیفہ اور لوح میں بارہ دیکھے ہیں کہ ان کے اپنے، ان کے آباؤ اجداد کے اور ان کی ماؤں کے نام لکھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ میرے فرزند محمد باقرؑ کی صلب سے پیغمبر خدا کے سات اوصیاء پیدا ہوں گے کہ ان میں مہدی صلوات اللہ وسلامہ ہیں۔

(۲) غیبت فضل بن شاذان میں اپنی سند سے ابی حمزہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ اس نے کہا کہ میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں باریاب ہوا، آپ کے ہاتھ میں ایک صحیفہ تھا اور آپ رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یہ صحیفہ کیسا ہے ۔؟ آپ نے فرمایا یہ وہ صحیفہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے جد حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہدیہ بھیجا ہے اور اس میں ہم آئمہ کے نام درج ہیں۔ اس کے بعد آپ نے آئمہ کے نام ایک ایک کر کے لیے جب حسن عسکریؑ پر پہنچے فرمایا ان کا بیٹا اللہ کی حجت ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے قیام فرمائے گا۔ اور خدا کے دشمنوں سے انتقام لے گا۔ اور اس کے لئے طولانی غیبت ہے۔

(۳) تفسیر ابن عیاشی میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے آیہ مجیدہ لیستخلفنھم فی الارض ۔ کی تفسیر میں یہ روایت ہے کہ آپ نے فرمایا، خدا کی قسم ۔! وہ صاحبانِ ایمان

ہم اہلبیت کے دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کام کو ہمارے ایک فرد۔ مہدیؑ کے ہاتھ جاری کرے گا اور وہی شخص ہے جس کے بارہ میں حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر دنیا کی عمر سے ایک دن بھی باقی رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اتنا لمبا فرمائے گا کہ میری عترت میں سے ایک شخص جس کا نام میرا نام ہوگا، ظاہر ہوگا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جب کہ پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

(۴) کفایۃ الاثر میں اپنی سند سے حضرت امام زین العابدینؑ سے یہ روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ایک مرد نے میرے باپ سے پوچھا کہ ائمہ کی تعداد کتنی ہے۔؟ انہوں نے فرمایا بارہ آدمی اور سات اس کی صلب میں سے ہوں گے، اس کے بعد امام محمد باقرؑ کے کندھوں پر ہاتھ رکھا۔

ہفتم۔ احادیث باقر آل محمدؑ

(۱) کفایۃ الاثر سے اپنی سند کے ساتھ ابان بن تغلب سے یہ روایت منقول ہے کہ میں نے حضرت باقر آلِ محمدؑ سے آئمہ کے بارے میں سوال کیا فرمایا، حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں وصیت فرمائی ہے کہ میرے بعد امام بارہ ہیں، نو امام حضرت امام حسینؑ کی پشت سے ہیں اور ہم میں سے مہدی ہے جو آخر زمانہ میں قیام کرے گا۔

(۲) کفایۃ الاثر میں اپنی سند سے عبد الغفار بن قسم سے یہ روایت ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ میں اپنے آقا اور مولا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا آپ کی خدمت میں آپ کے اصحاب بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے آپ سے کئی سوالات کئے اور ان جواب پائے، یہاں تک کہ گفتگو کا سلسلہ قائم آلِ محمدؑ کے خروج تک پہنچا، حضرت نے فرمایا اے عبد الغفار۔! ہمارا قائم میری اولاد کا ساتواں ہے اور اب اس کے ظہور کا زمانہ نہیں ہے۔ تحقیق میرے آباؤ اجداد حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ حدیث بیان فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا، کہ میرے بعد میرے اوصیاء کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کی مانند بارہ ہے، نو امام حسینؑ کی پشت سے ہیں اور ان کا نواں قائم ہے جو آخری زمانہ میں ظہور فرمائے گا اور زمین کو عدل و انصاف سے پُر کردیگا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

(۳) کتاب غیبت نعمانی، غیبت طوسی، کافی کلینی، خصال صدوق اور دلائل الامامت طبری میں اپنی اپنی اسناد سے ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ۹ امام حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہونگے کہ ان کا نواں قائم ہے۔

(۴) کفایۃ الاثر میں اپنی سند سے کمیت نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے، جب کمیت نے آپ کی خدمت میں آلِ اطہارؑ کا مرثیہ پڑھا۔ اس کے ایک شعر میں قیامِ امامِ مہدیؑ کا ذکر کیا تو امامؑ عالی مقام نے فرمایا بے شک ہمارا قائمؑ، حضرت امام حسینؑ کی اولاد سے قرار ہے۔ کیونکہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بارہ امام ہیں اور ان کا بارہواں قائم ہے۔ اس کے بعد آپ ان کا ایک ایک کرکے تعارف کراتے ہیں جب امام حسن عسکریؑ تک پہنچتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ وہ قائمؑ کے باپ ہیں۔

(۵) غیبت طوسی میں سند متصل کے ساتھ حضرت باقر آلِ محمدؐ سے روایت ہے کہ آپ نے امام حسن عسکریؑ کے بعد امامت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس کے بعد اس کا بیٹا محمد امام ہے جو ہادی اور مہدی ہے۔

ہشتم۔ احادیث صادقِ آلِ محمد علیہ السلام

(۱) شیخ صدوق نے کمال الدین میں اپنی سند سے، صفوان بن مہران سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ۔ مہدی۔ کون ہے۔؟ فرمایا، ساتویں کی اولاد میں سے پانچواں، کہ وہ تم سے غائب ہو جائے گا اور اس کا نام لینا بھی (لوگوں کے نزدیک) روا نہ ہوگا۔

(۲) کمال الدین صدوق میں مفضل سے یہ روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے آقا و مولا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ اے میرے سیّد و سردار کیا بہتر ہو تا کہ آپ اپنے بعد کے امام اور وحی کو مقرر فرما دیتے۔ آپ نے فرمایا میرے بعد امام موسیٰ کاظمؑ میرے وصی ہیں اور منتظر فرزند محمد حسن بن علی بن محمد بن علی ابن موسیٰ علیہ السلام ہوگا۔

(۳) کمال الدین صدوق میں اپنی سند سے حضرت صادق آلِ محمدؐ سے یہ روایت بیان کی گئی ہے کہ آپ نے قائم کے تعین میں فرمایا وہ میرے بیٹے موسیٰؑ کا پانچواں ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا، جلد ہی میری اولاد کے چھٹے پر غیبت ہوگی۔

(۴) کفایۃ الاثر میں حضرت صادق آلِ محمدؐ سے یہ روایت ہے کہ حضرت نے بعد اس کے کہ ایک ایک کر کے آئمہ کا تعارف کراتے ہیں، فرماتے ہیں کہ مہدیؑ۔ امام حسن عسکریؑ کی اولاد سے ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار نے اپنے آباد طاہرینؑ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہمارا قائم خروج کرے گا تو اس کے ساتھ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ ہوں گے، جب اس کے خروج کا وقت قریب ہوگا تو ایک منادی آواز دے گا، اے

ولی خدا اُٹھ اور خدا کے دشمنوں کو قتل کر۔

(۵) کفایۃ الاثر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ہمارا قائم حسن کے صلب سے پیدا ہوگا اور حسن، علی کے صلب سے اور علی صلبِ محمد سے اور محمد از صلبِ علی اور علی میرے اس بیٹے کے صلب سے۔ آپ نے حضرت موسیٰ کاظمؑ کی طرف اشارہ فرمایا۔

(۶) اہلسنّت کے حافظ ابو نعیم کی اربعین میں کشف الغمہ اور غایۃ المرام میں حضرت صادقِ آلِ محمدؐ کا یہ ارشاد ہے کہ میری اولاد سے خلف صالح۔ مہدی ہے۔ اس کا نام محمد اور اس کی کنیت ابوالقاسم ہے اور وہ آخری زمانہ میں ظہور فرمائے گا۔ اور اس کی ماں کا نام نرجس ہوگا۔

(۷) فضل بن شاذان کی کتاب غیبت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت منقول ہے کہ آپ نے امام حسن عسکریؑ تک ائمہ کا تعارف کرایا، اس کے بعد فرمایا کہ اس کے بعد اس کا بیٹا مہدی امام ہے۔

(۸) کمال الدین صدوق میں اپنی سند سے سیّد اسماعیل حمیری سے یہ روایت بیان کی گئی ہے کہ وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ احادیث و اخبار آپ کے آبائے طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کی جانب سے غیبت اور اس کے صحیح ہونے کے بارہ میں بڑی کثرت سے بیان ہوئی ہیں۔ آپ مجھے مطلع فرمائیں کہ غیبت کس کے لئے ہوگی۔؟ آپ نے فرمایا کہ بے شک غیبت میری اولاد کے چھٹے پر ہوگی اور وہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ائمہ ہدیٰ کا بارھواں ہوگا، ان کے اوّل حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور ان کا آخری قائم بحق ہے۔ وہ زمین میں حجۃ اللہ ہے اور صاحبِ زماں ہے۔!!!

نہم ۔ احادیث کاظم آلِ محمد علیہ السلام

(۱) کفایۃ الاثر میں غیبت شیخ طوسی، کمال الدین صدوق، علل الشرائع صدوق اور اثبات الوصیۃ مسعودی سے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے یہ روایت منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب ساتویں کی اولاد سے پانچواں غائب ہو تو تم خدا کو زیادہ نظروں میں رکھو اور اپنے دین اور دیانت کا خیال رکھو ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص تمہیں دین سے نکال لے جائے۔ اے میرے بیٹو۔ صاحب الامر کے لئے غیبت لازمی ہے یہاں تک کہ بہت سے لوگ پھر جائیں گے جو آپ پر اعتقاد رکھتے ہوں گے۔

(۲) کفایۃ الاثر خزاز میں، نیز کمال الدین صدوق میں یونس بن عبدالرحمٰن سے یہ روایت ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا، اور میں نے عرض کیا اے فرزندِ رسولؐ کیا آپ قائم بحق ہیں۔؟ آپ نے فرمایا بے شک میں قائم بحق ہوں، لیکن وہ قائم جو زمین کو خدا کے دشمنوں سے پاک کرے گا اور اسے عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی وہ میری اولاد سے پانچواں ہے اور اس کے لئے غیبت ہے جس کی مدت بڑی طولانی ہوگی اور جان کا اسے خوف ہوگا، اس غیبت میں ایک گروہ پھر جائے گا اور ایک گروہ ثابت رہے گا۔

(۳) کفایۃ الاثر اور کمال الدین میں محمد بن زیاد ازدی سے یہ روایت ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے آیہ مجیدہ واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃ وباطنۃ۔ کی تفسیر پوچھی، حضرت نے فرمایا نعمت ظاہر سے امام ظاہر اور نعمت باطن سے امام غائب مراد ہے، میں نے عرض کیا کہ کیا آئمہ میں

سے کوئی غائب بھی ہوگا۔؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ بایک اُن میں سے لوگوں کی نظروں غائب ہو جائے گا، لیکن اس کا ذکر مومنوں کے دلوں سے غائب نہ ہوگا۔ اور وہ ہمارا بارھواں ہے۔

(۴) اہلسنت کی کتاب ینابیع المودۃ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ۔۔۔ سے یہ روایت ہے کہ آپ آیۂ مجیدہ ۔ ان تقول نفس یاحسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ ۔ (انسان کہے گا وائے حسرت ۔! میں جنب اللہ میں ہوتا) جنب اللہ سے مراد حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ اور ان کے بعد ان کی اولاد سے آئمہؑ اور اوصیاء ہیں۔ یہاں تک کہ امر امامت ان کے آخری ۔ مہدیؑ۔ پر جا کر ختم ہوگا۔

دہم۔ احادیث حضرت ثامنِ آلِ عبا ؑ

(۱) کفایۃ الاثر خزاز، کمال الدین صدوق، فرائد السمطین حموینی، ینابیع المودۃ خواجہ کلاں اور غایۃ المرام بحرانی میں حسین بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا، جو شخص ہمارے قائم سے پہلے تقیہ کو ترک کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں، عرض کیا گیا اے فرزند رسولؐ۔ آپ اہلبیت کا قائم کون ہے۔؟ آپ نے فرمایا وہ میری اولاد میں چوتھا ہے اور کنیزوں کی سیدہ کا بیٹا ہے۔

(۲) ینابیع المودۃ۔ فرائد السمطین حموینی۔ کفایۃ الاثر، عیون الاخبار الرضا، کمال الدین اعلام الوریٰ اور غایۃ المرام میں دعبل خزاعی سے روایت ہے کہ جب میں نے اپنا معروف قصیدہ جس کا مطلع۔ مدارس آیات خلت من تلاوۃ ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں پڑھا اور میں اس بیت پر پہنچا۔

خروج امام لامحالۃ لازم   یقوم علی اسم اللہ والبرکات

(ایک امام کا خروج و ظہور لازمی ہے، جو اللہ کے نام اور اس کی برکات سے قائم ہوگا۔)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے جب کہ یہ فرمایا اور زار زار رو دیئے اور فرمایا اے دعبل یہ روح القدس نے تیری زبان پر جاری کر دیا ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ وہ امام جو ظہور کریگا وہ کون ہے۔؟ میں نے عرض کیا کہ میں نہیں جانتا۔ بس اتنا میں نے سُنا ہے کہ ایک امام آپ اہلبیتؑ میں سے خروج کرے گا اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، آپ نے فرمایا۔ بے شک میرے بعد میرا بیٹا محمد امام ہے۔ محمد کے بعد اس کا بیٹا علی اور علی کے بعد اس کا بیٹا حسن اور حسن کے بعد اس کا بیٹا حجت قائم ہے۔ وہی ہے

جس کی غیبت میں اس کا انتظار کیا جائے گا اور اس کے ظہور پر اس کی اطاعت کی جائیگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہو گی۔

(۳) کمال الدین میں ریان بن صلت سے روایت ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ صاحب الامر ہیں۔؟ آپ نے فرمایا ہاں میں صاحب الامر ہوں لیکن وہ نہیں ہوں جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی، فرمایا وہ صاحب الامر میری اولاد کا چوتھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے غیبت کے پردہ میں چھپا دے گا، جب تک وہ چاہے گا اس کے بعد اس کو ظاہر فرمائے گا اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ حالانکہ پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔

(۴) کشف الغمہ میں، حافظ ابو نعیم نے اپنی اربعین میں غایۃ المرام میں ابن خشاب سے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ثامن آل عبا امام رضا علیہ السلام سے جو روایت منقول ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خلف صالح ابو محمد حسن ابن علی کی اولاد سے ہے، وہی صاحب زمان اور وہی مہدی ہے۔

یازدہم۔ احادیث جوادِ آلِ محمد علیہ السلام

(۱) کفایۃ الاثر، کمال الدین اور اعلام الوریٰ میں جناب عبدالعظیم سے یہ روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور میں ارادہ رکھتا تھا کہ ان سے ۔مہدی۔ کے بارہ میں پوچھوں گا کہ کیا مہدیؑ وہ ہیں یا کوئی اور ہے۔ پس حضرت نے خود بات کا آغاز فرمایا اور فرمایا اے ابوالقاسم۔ باتحقیق ہمارا قائم ۔مہدیؑ۔ ہے کہ واجب ہے کہ غیبت میں اس کے ظہور کا انتظار کیا جائے اور جب ظہور کرے اس کی اطاعت کی جائے وہ میری اولاد کا تیسرا ہے۔ تا آخر۔

(۲) کفایۃ الاثر میں قیصر بن ابی دلف سے روایت ہے، وہ کہتا ہے کہ میں نے سُنا ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام فرما رہے تھے کہ میرے بعد میرا بیٹا علی امام ہے۔ اس کا امر میرا امر ہے، اس کا کہنا میرا کہنا ہے، اس کی اطاعت میری اطاعت ہے۔ اس کے بعد آپ خاموش ہو گئے، میں نے عرض کیا اے فرزندِ رسول۔! علی کے بعد کون امام ہے۔ فرمایا ان کا بیٹا حسن عسکری ہے۔ میں نے پوچھا حسنؑ کے بعد کون امام ہے حضرت زار و قطار رو دیئے اور فرمایا کہ حسنؑ کے بعد ان کا فرزند امام ہے جو قائم بحق ہے اور امام منتظر ہے۔!

(۳) کفایۃ الاثر خزاز، کمال الدین صدوق، غایۃ المرام اور احتجاج میں حضرت شہزادہ عبدالعظیم الحسنی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ ہی اہلبیت محمدؐ کے قائم ہوں گے۔! وہ قائم جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جب کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔

آنجناب نے فرمایا، اے ابوالقاسم -! ہم سب امرِ خدا سے قائم اور اس کے دین کے ہادی ہیں، لیکن وہ قائم جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ زمین کو اہلِ کفر و جحود سے پاک کرے گا اور اس کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، وہ ایسی شخصیت ہے جس کی ولادت مخفی رکھی جائے گی اور وہ غائب ہو جائے گا اور اس کا نام تک نہیں لیا جاسکے گا۔ وہ حضرت رسولِ اکرمؐ کا ہم نام اور اسی کنیت کا ہوگا۔

دوازدہم۔ احادیث نقیِ آلِ محمد علیہ السلام

(۱) کفایۃ الاثر خزاز، کمال الدین اور امالی صدوق میں مستند متصل کے ساتھ حضرت عبدالعظیم حسنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں اپنا دین آنجناب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، آپ نے فرمایا، بیان کر، اس پر شہزادہ عبدالعظیم اپنے عقائد بیان کرتے ہیں اور ایک ایک کر کے حضرت امام علی نقی تک آئمہ کا اقرار کرتے ہیں۔ اس وقت حضرت نقیِ آلِ محمد فرماتے ہیں اور میرے بعد میرا بیٹا حسنؑ امام ہے۔ پس لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ اس کے بیٹے کے وقت۔ میں نے عرض کیا اے میرے آقا و مولا۔! وہ کس طرح ہے۔؟ آپ نے فرمایا اس کی شخصیت دکھائی نہ دے گی اور اس کا نام تک لینا روا نہ ہوگا، یہاں تک کہ وہ ظہور کرے گا اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

(۲) کفایۃ الاثر میں، کمال الدین اور معانی الاخبار میں قیصر بن ابی ولف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے حدیث پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تعادوا الایام فتعادیکم۔ (ایام کے ساتھ دشمنی نہ کرو وہ تم سے دشمنی کریں گے) کا مطلب پوچھا، امام عالی مقام نے فرمایا۔ ایام ہم ہیں، ہفتہ رسولِ اکرمؐ کا، اتوار حضرت علیؑ کا، سوموار حسنؑ حسینؑ کا، منگل علیؑ، محمدؑ، جعفرؑ کا، بدھ موسیٰ کاظمؑ، علیؑ، نقیؑ کا اور جمعرات میرا اور میرے بیٹے حسنؑ کا اور جمعہ میرے پوتے کا، جس کے پاس حق کی جمعیت اکٹھی ہو جائے گی اور وہی تو ہے جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جب کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

(۳) کفایۃ الاثر، کمال الدین، کافی، کتاب غیبت شیخ اور تمام معتبر کتابوں میں ابی ہاشم

سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے صاحب العسکری حضرت نقی آلِ محمدؑ سے سنا ہے کہ میرے بعد امام میرا بیٹا حسنؑ ہے۔ پس تم اس کے بعد اس کے فرزند کے ساتھ کیا سلوک کرو گے۔ میں نے عرض کیا۔ میں آپ پر قربان جاؤں وہ کیسے ہے۔؟ فرمایا، تم اس کی شخصیت کو نہیں دیکھو گے اور نام لے کر اس کو یاد کرنا روا نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا تو پھر ہم اسے کس طرح یاد کریں۔؟ فرمایا، تم کہو حجت آلِ محمد صلی اللہ علیہ!

(۴) کفایۃ الاثر اور کمال الدین میں صقر بن ابی دلف سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میرے بعد میرا بیٹا حسن امام ہے اور حسنؑ کے بعد اس کا بیٹا قائم ہے جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا، جس طرح وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

(۵) کمال الدین صدوق اور غیبت شیخ طوسی میں سند متصل کے ساتھ بشیر بن سلیمان سے روایت کی گئی ہے، جب وہ جناب نرجس خاتون کی خریداری کرتا ہے اور امام علی نقیؑ کی خدمت میں لاتا ہے تو امام علیہ السلام نرجس خاتون کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ کیا تو چاہتی ہے کہ میں تیرا اکرام کروں یا تجھے ابدی شرف و بزرگی کی بشارت دوں۔؟ نرجس خاتون نے کہا کہ آپ مجھے ابدی شرف اور ہمیشہ کی بزرگی کی بشارت دیں، حضرت نے فرمایا کہ تجھے ایسے فرزند کی بشارت ہو جو مشرق و مغرب کا بادشاہ بنے گا اور زمین کو عدل و انصاف سے پُر کرے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے پُر ہو گی۔ اس نے کہا کہ وہ فرزند کس سے پیدا ہوگا تو امام علیہ السلام نے فرمایا، اس شخص سے جس کے لئے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تیری خواستگاری کی ہے (یعنی حسن عسکریؑ سے)

سیزدہم۔ احادیث حسن عسکری علیہ السلام

(۱) کفایۃ الاثر اور کمال الدین میں عثمان بن سعید عمری نے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرینؑ سے روایت کیا ہے کہ۔ "زمین خدا حجت سے خالی نہیں رہتی اور جو شخص مر جائے اور امامِ زمانہ کو نہ پہچانتا ہو وہ جاہلیت کی موت مرا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ مطلب حق ہے جس طرح دن کو سورج کا وجود برحق ہوتا ہے، ان کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ کے بعد حجت کون ہے۔ ؟ فرمایا میرا بیٹا محمد۔ وہی میرے بعد امام اور حجتِ خدا ہے۔

(۲) کفایۃ الاثر اور کمال الدین میں موسیٰ بن جعفر بن وہب البغدادی سے روایت ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے سُنا حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام فرما رہے تھے، گویا میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم اختلاف کر رہے ہو جو میرے جانشین کے بارہ میں، یاد رکھو کہ جو شخص حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد آئمہ کا اقرار کرے اور میرے بیٹے کا انکار کرے وہ اس شخص کے مانند ہے جو تمام پیغمبروں کا اقرار کرے اور حضرت رسولِ خدا کا منکر ہو۔ کیوں کہ ہمارے آخری کی اطاعت ہمارے اوّل کی اطاعت کی مانند ہے اور ہمارے آخری کا انکار کرنے والا ہمارے اوّل کے منکر کی مثل ہے۔ یاد رکھو۔ ! کہ میرے فرزند کے لئے غیبت ہے جس کی وجہ سے لوگ شک میں پڑ جائیں گے۔ سوائے اس کے جس کی خدا حفاظت کرے گا۔

(۳) کفایۃ الاثر و کمال الدین میں احمد بن اسحاق سے روایت ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے سنا ہے حضرت ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام تعریفوں کے لائق ہے کہ اس نے مجھے دنیا سے اتنے تک نہیں اٹھایا کہ میرے فرزند

اور میرے بعد کے امام کو مجھے دکھا دیا کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ حضرت رسول اکرمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مانند اور مشابہ ہے خلق میں بھی اور خُلق میں بھی۔ اللہ تعالیٰ غیبت میں بھی اس کی حفاظت کرے گا اور اسے ظاہر کردے گا تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

(۴) کفایۃ الاثر و کمال الدین میں روایت ہے کہ جب حضرت امام حسن عسکریؑ کی کنیز حاملہ ہوئی تو آپ نے اسے فرمایا کہ جلدی تجھ سے ایک بیٹا پیدا ہوگا جس کا نام محمدؐ ہے اور وہ میرے بعد قائمؑ ہے۔

(۵) فضل بن شاذان نے محمد بن عبد الجبار سے روایت کیا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنے سید و سردار حضرت امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے بعد کے امام اور حجت خدا کو پہچانوں، فرمایا: میرے بعد میرا بیٹا امام ہے وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم نام اور ہم کنیت ہے وہ حجج خدا کا خاتم ہے اور حضور کے جانشینوں میں آخری ہے۔ میں نے عرض کیا کہ وہ کس سے پیدا ہوگا؟ فرمایا قیصر بادشاہ روم کی بیٹی سے۔

(۶) فضل بن شاذان نے کتاب غیبت میں علی بن حمزہ بن حسین بن عبد اللہ بن عباس بن علی ابن ابی طالبؑ سے روایت کی گئی ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے سنا ہے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام فرما رہے تھے، خدا کا ولی اور اس کی حجت اس کے بندوں پر اور میرا خلیفہ اس حال میں کہ وہ ختنہ شدہ تھا، نیمہ شعبان سال ۲۵۵ھ میں طلوع فجر کے وقت پیدا ہوا۔

چہاردہم۔ احادیث کتاب سلیم بن قیس اور کتب دیگر

(۱) کتاب سلیم بن قیس میں حضرت سلمان فارسیؓ سے ایک طویل حدیث منقول ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اوصیاء کا ذکر کرنے اور ان کے فضائل ودرجات بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ہم میں سے اس امت کا مہدی ہے اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ وہ مہدی جس کی بدولت اللہ تعالیٰ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ پہلے ظلم سے بھری ہوگی، وہی ہے۔

(۲) کتاب سُلیمؒ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے یہ حدیث منقول ہے آپ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اولی الامر کی تفسیر کرتے ہوئے ایک ایک آئمہ کا نام لیا، جب امام حسن عسکریؑ کا نام لیا تو اس کے بعد فرمایا کہ اس کا فرزند حجت قائم میرے اوصیاء وخلفاء کا خاتم اور میرے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہے۔

۳۔ یہ بھی کتاب سلیم میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں اور میرے گیارہ اوصیاء میری اولاد سے ہیں جو ہادی اور مہدی ہیں۔ آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا یا امیر المومنینؑ ۔! وہ کون ہیں ۔؟ فرمایا میرے دو فرزند حسنؑ اور حسینؑ، ان کے بعد میرا یہ فرزند، آپ نے حضرت امام زین العابدینؑ کا ہاتھ پکڑا جو ابھی دودھ پیتے بچے تھے، فرمایا اس کے بعد آٹھ آدمی اس کی اولاد سے یکے بعد دیگرے ہوں گے وہ تمام اوصیاء ہیں۔

۴۔ کتاب غیبت فضل بن شاذان میں جناب سلمان سے یہ روایت ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ انتقام لینے والا

کون ہے۔؟ تو حضورؐ نے فرمایا، میرے فرزند حسینؑ کی اولاد سے نواں ہے۔

۵۔ اسی کتاب میں حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث بیان ہوئی ہے کہ ایک بار اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آنکھوں کے سامنے سے پردہ اٹھایا، تو اس نے عرش کی جانب نظر کی اور انوار کا مشاہدہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے انوار کا حضرت ابراہیمؑ کو تعارف کرایا۔ وہ انوار حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اطہارؑ کے انوار تھے، حضرت حسن عسکریؑ کے بعد ارشاد ہوا کہ حجۃ بن الحسن ہے کہ وہ شخص ہے جو اپنے دوستوں اور شیعوں سے غائب رہنے کے بعد ظہور کرے گا۔

(۶) اسی کتاب میں حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات آپ کو آئمہ طاہرینؑ کے انوار دکھائے اور آپ کو آئمہ کے اسماء کی خبر دی اور حسن عسکریؑ کے بعد فرمایا حجۃ فرزند حسنؑ ہے۔

۷۔ اسی کتاب میں سند متصل کے ساتھ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت ہے کہ حضورؐ ایک ایک امامؑ کا تعارف کراتے جاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ وہ مومنین کے نزدیک خود ان کے نفوس سے اولیٰ تر ہے۔ حضرت حسن عسکری کے بعد فرمایا حجۃ بن حسن ہے اور وہی شخص ہے کہ اس پر خلافت اور امامت جا کر ختم ہو جائے گی اور طولانی مدت تک غیبت کرے گا۔

(۸) اسی کتاب میں متصل سند کے ساتھ حضرت سلمان فارسی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! جس شخص سے سورج مفقود ہو جائے وہ چاند سے تمسک کرے اور جو چاند کو گم کر بیٹھے وہ فرقدان سے تمسک کرے اور جس سے فرقدان مفقود ہو جائیں وہ روشن اور نورانی ستاروں سے تمسک کرے، جب حضورؐ منبر سے نیچے آئے تو میں حضورؐ کے ساتھ گیا اور اس گفتگو کا مقصد و مفہوم پوچھا۔ حضورؐ نے فرمایا، سورج میں

ہوں، چاند علی بن ابی طالب ہیں، فرزندان میرے بیٹے حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور نورانی ستارے حسینؑ کی پشت سے نو امام ہیں ان کا نواں ۔ مہدی۔ ہے، سلمان کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ مجھے ان کے ناموں سے مطلع فرمائیں۔ حضورؐ نے ایک ایک کرکے ان کے نام لیے حسن عسکریؑ تک پھر فرمایا اس کے بعد حجت قائم ہے کہ لوگ اس کی غیبت میں اس کا انتظار کریں گے اور اس کے ظہور پر اس کی اطاعت کریں گے۔

۹۔ حسن بن علی بن فضال متصل سند کے ساتھ حضرت عمار یاسرؓ سے یہ روایت کرتا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ مجھے بارہ خلیفے عطا فرمائے گا۔ حضورؐ نے انہیں ایک ایک کرکے امام حسن عسکریؑ تک گنا۔ اس کے بعد فرمایا، اس کا فرزند امام ہے کہ اس کی غیبت طولانی ہوگی۔ اس کے بعد ظہور کرے گا۔

۱۰۔ حسن بن فضال سے سند متصل کے ساتھ حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں مہدی کی خوشخبری اور بشارت دیتا ہوں، یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ وہ حسینؑ کی اولاد میں سے نواں ہے۔

۱۱۔ کتاب ایضاح الدفائن ابنِ شاذان میں حضرت صادقِ آلِ محمدؐ اپنے آباء و اجداد سے حضرت پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ائمہؑ کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام حسن عسکریؑ کے بعد فرمایا اس کا بیٹا قائم بحق اور اس امت کا مہدی ہے۔

۱۲۔ علامہ ذہبی سے حافظ بن ابی الفوارس کی کتاب اربعین سے حضرت امام رضا علیہ السلام سے یہ روایت ہے آپ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث بیان فرماتے ہیں کہ حضورؐ ایک ایک

کر کے آئمہ کا نام لیتے ہیں اور ان کی ولایت کے فضل کو بیان کرتے ہیں۔ امام حسن عسکریؑ کے بعد فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ خدا سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کا اسلام کامل اور ایمان نیک ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ حسن عسکریؑ کے فرزند محمد منتظر صاحب الزمان مہدی علیہ السلام کو اپنا ولی جانے۔

تبصرہ

ان احادیث، اخبار اور روایات کے بیان کرنے سے ہمارا مقصد صرف یہی نہیں ہے کہ ہم بارہویں امام حضرت امام مہدی علیہ السلام کی امامت کو ثابت کریں، بلکہ ہمارا مقصد ضال اور گمراہ فرقوں باب وبہا اور قادیانیوں کے باطل ہونے کو ثابت کریں۔ بابی اور بہائی، باب وبہا کو بارہواں امام جانتے ہیں، اسی طرح مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کو مہدیؑ موعود۔ مانتے ہیں۔ ان احادیث، اخبار و روایات سے بخوبی یہ روشن ہو گیا ہے کہ بارہواں امام حضرت امام حسن عسکریؑ کا بیٹا ہے۔ اس کی ماں کا نام نرجس خاتون ہے۔ وہ کنیزوں کی سیّدہ اور قیصر روم کی بیٹی ہے آپ کی ولادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ ہے۔ طلوعِ فجر کے وقت اس آفتاب امامت کا افق عالم پر طلوع ہوا۔ آپ ایک طولانی غیبت فرمائیں گے، اس کے بعد آپ کا ظہور ہوگا۔ وہ دین کے دشمنوں سے انتقام لیں گے۔ تمام لوگ ان کے حکم اور فرمان کو ماننے پر ناچار ہوں گے اور ان کی اطاعت قبول کریں گے۔ مہدی آلِ محمدؐ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جب کہ وہ اس سے پہلے ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

یہ احادیث، اخبار اور روایات بڑی صاف، واضح اور روشن ہیں، ان میں ذرا بھر بھی ابہام نہیں، یہ ہر جھوٹے مدعی، کاذب اور مفتری کے باطل ہونے کے لئے روشن نشانیاں ہیں۔

اثبات وجود مہدئ آلِ محمدؐ

اب ہم ان افراد کا مختصر طور پر تذکرہ کرنا چاہتے ہیں جو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے، ان کی خدمت میں باریاب ہوئے اور انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

۱. **حکیمہ خاتون**، حضرت محمد تقی علیہ السلام کی دختر نیک اختر۔ یہ معزز خاتون، حضرت امام مہدیؑ کی ولادت کی رات حضرت امام حسن عسکریؑ کے گھر میں نرجس خاتون کے حجرہ میں تھیں۔

اور آپ کی ولادت کے واقعہ کو اکثر علمائے امامیہ شیخ کلینی، شیخ طوسی، شیخ صدوق، سید مرتضیٰ اور علامہ مجلسی وغیرہ نے اس معزز خاتون سے روایت کیا ہے۔

۲، ۳. **نسیم اور ماریہ**، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی دو کنیزیں ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تو وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور اپنی انگشت سبابہ (شہادت) کو آسمان کی جانب بلند کیا، اس کے بعد علسہ لگایا اور چھینک کر کہا۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد وآلہ زعمت الظلمۃ ان حجۃ اللہ داحضۃ لواذن لنا فی الکلام لزال الشک۔ (سب تعریفیں رب العالمین کے لیے ہیں، حضرت محمدؐ اور ان کی آل پر صلوٰۃ وسلام ہو، ظالموں نے یہ گمان کیا تھا کہ حجت خدا درمیان سے دور ہو جائے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اذن دیں تو بے شک، تمام شکوک دُور ہو جائیں۔

چنانچہ شیخ صدوق نے اکمال الدین میں، شیخ طوسی نے کتاب غیبت میں مسعودی نے اثبات الوصیۃ میں اور دوسرے علمائے امامیہ نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

۴۔ ابی نصر طریف خادم، بیان کرتا ہے کہ میں حضرت امام مہدیؑ کی غیبت میں باریاب ہوا اور وہ گہوارہ میں تھے، مجھے فرمایا کہ صندل کی لکڑی لے آ، میں لے گیا فرمایا، کیا تو مجھے پہچانتا ہے۔؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں پہچانتا۔ آپ میرے آقا اور میرے آقازادے ہیں، فرمایا، میں نے اس کے بارے نہیں پوچھا، میں نے عرض کیا تو پھر کس بارہ میں آپ نے پوچھا ہے؟ فرمایا میں خاتم اوصیاء ہوں اور میری وجہ سے بلاء مصیبت شیعوں سے دُور ہوگی۔

اس روایت کو شیخ مفید نے ارشاد میں صاحب کشف الغمہ، شیخ طوسی، خطیب راوندی، مسعودی اور صاحب ینابیع المودۃ نے روایت کیا ہے۔

۵۔ یعقوب بن منفوش، بیان کرتا ہے کہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں باریاب ہوا، آپ اپنے گھر میں ایک سکو پر تشریف فرما تھے آپ کے دائیں جانب ایک بغلی کمرہ تھا، جس کے دروازہ پر پردہ لٹک رہا تھا، میں نے عرض کیا اے میرے سید و سردار۔! آپ کے بعد اس امر امامت کا مالک کون ہے۔؟ آپ نے فرمایا اس پردہ کو اٹھا۔ میں نے پردے کو اٹھایا۔ تو ایک بچہ اس سے باہر آیا۔ (راوی اس موقعہ بچے کے اوصاف بیان کرتا ہے) اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے زانو پر بیٹھ گیا۔ آنجناب نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، یہ ہے تمہارا صاحب اور امام۔ پھر اس بچے کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اے میرے بیٹے۔! اس کمرہ میں وقتِ معلوم تک داخل ہو جا۔! وہ بچہ کمرے میں چلا گیا، میں اسے دیکھ رہا تھا، حضرت نے مجھے فرمایا، کمرے میں جاکر دیکھ کیا تو وہاں کسی کو پاتا ہے۔؟ کمرے میں گیا تو میں نے وہاں کسی کو نہ پایا۔

(اکمال الدین صدوق، ینابیع المودۃ خواجہ کلاں)

۶۔ عمرو اھوازی، بیان کرتا ہے کہ حضرت امام حسن عسکریؑ نے مجھے اپنا بیٹا

دکھایا اور فرمایا یہ تمہارا صاحب ہے۔ (شیخ مفید ارشاد میں، شیخ طوسی غیبت میں، شیخ کلینی کافی میں اور خواجہ کلاں ینابیع المودۃ میں ذکر کرتے ہیں)

۷۔ محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر بیان کرتا ہے کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کے بیٹے کو مسجدین کے درمیان دیکھا اور وہ غلام (تازہ جوان) تھا۔

(شیخ مفید، صاحب ینابیع المودۃ)

۸۔ ابو علی بن مطہر بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے بیٹے کو دیکھا۔ وہ قد جلیل کا مالک تھا۔ (شیخ مفید، صاحب ینابیع المودۃ)

۹۔ اسماعیل بن علی نوبختی، وہ بیان کرتا ہے کہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی بیماری کے زمانہ میں ان کی خدمت میں باریاب ہوا، حضرت نے عقید کو جو آپ کے والد بزرگوار کے غلاموں میں سے تھا، فرمایا کہ وہ ان کے لئے مصطگی کا پانی جوش دے کر تیار کرے حضرت کی کنیز صیقل وہ پانی لے کر آئی تاکہ وہ پئیں، آپ کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور وہ برتن آپ کے دانتوں سے ٹکراتا تھا۔ آپ نے اپنے فرزند کو طلب فرمایا۔ ایک بچہ نورانی صورت اور گھنگریالے بالوں والا، دانت اس کے چمک رہے تھے۔ وہ آیا اور اس نے سلام کیا، حضرت نے فرمایا اے میرے اہلبیت کے سردار! مجھے پانی دے۔ جب آپ نے پانی پی لیا تو آپ نے فرمایا اے میرے نور نظر! مجھے وضو کرا دے اس نے ایک رومال باپ کے دامن میں بچھا دیا اور ان کو وضو کرایا، آپ نے فرمایا، اے میرے فرزند تجھے مبارک ہو اور بشارت ہو تو ہی صاحب الزمان ہے تو ہی مہدی ہے اور زمین میں حجتِ خدا ہے۔ تو میرا فرزند ہے، میرا وصی ہے، میں تیرا باپ ہوں اور تو محمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے اور حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے جدِ بزرگوار ہیں اور تو ہی آئمہ طاہرین کا خاتم ہے۔ حضرت رسولِ اکرمؐ نے تیرے متعلق بشارت دی ہے

تیرا نام اور تیری کنیت، مقرر کی ہے۔ اسی چیز کی میرے والد بزرگوار نے مجھے وصیت کی ہے اور یہی تیرے آبائے طاہرینؑ کی وصیت ہے۔ صلواۃ اللہ ربنا علی اھل البیت انہ حمید مجید۔ اس وقت حضرت عسکریؑ نے رحلت فرمائی۔

۱۰۔ **احمد بن اسحاق قمی،** جو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے بزرگ اصحاب میں سے ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں حضرت عسکریؑ کی خدمت میں باریاب ہوا۔ اور میں یہ چاہتا تھا، کہ ان کے بعد ان کے جانشین کے بارہ میں پوچھوں، لیکن حضرت نے ابتداکرتے ہوئے فرمایا اے احمد۔! اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کے زمانہ سے لیکر قیامت تک زمین کو بغیر حجت کے نہیں چھوڑا اور نہ چھوڑے گا، حجتِ خدا وہ ہے جس کے واسطہ سے بلائیں دُور ہوتی ہیں، بارش اس کی برکت سے برستی ہے زمین کی برکات اسی کے سبب سے نازل ہوتی ہیں اور زمین سے باہر آتی ہیں، میں نے عرض کیا کہ آپ کے بعد امام اور خلیفہ کون ہے۔؟ آپ اُٹھے اور کمرے میں داخل ہوئے تین سالہ چاند جیسے ٹکڑے والے بچے کو اپنے کندھوں پر بٹھائے باہر آئے اور فرمایا اے احمد۔! اگر تو خدا اور ائمہؑ کے نزدیک محترم نہ ہوتا تو میں تجھے نہ دکھاتا، تمہارا امام میرے بعد میرا یہ بیٹا ہے جس کا نام اور کنیت حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانند ہے یہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، بعد اس کے کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی، اس کی مثل خضر اور ذوالقرنین کی ہے۔ میں نے عرض کیا، کیا کوئی علامت اور نشان بھی رکھتا ہے۔؟ اتنے میں وہ بچہ باتیں کرتے ہوئے کہنے لگا، میں زمین میں بقیۃ اللہ ہوں اور خدا کے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہوں، دیکھنے کے بعد تو کیا دلیل چاہتا ہے

احمد بیان کرتا ہے کہ میں دوسرے دن پھر خدمتِ امام میں باریاب ہوا، اور امام زمانہ کی خضرؑ اور ذوالقرنینؑ کے ساتھ مثال دینے کی وجہ دریافت کی تو امام عالی مقامؑ نے فرمایا، اس کی وجہ اس کی طولانی غیبت ہے اتنی طولانی ہوگی کہ اکثر اس امر کے ماننے

والے پھر جائیں گے، سوائے ان لوگوں کے جن سے اللہ تعالیٰ نے ہماری ولایت کا عہد و پیمان لیا ہے، جو کچھ میں نے کہا ہے اسے پلّے باندھ لے اور خدا کا شکر بجالا۔

(بحارالانوار علامہ مجلسی)

۱۱۔ سعد بن عبداللہ قمی، ایک طولانی حدیث میں احمد بن اسحاق کے ساتھ حضرت امام مہدیؑ کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے۔ مشکل مسائل ایک نوشتہ میں لکھے ہوئے تھے۔ ان کے پوچھنے کا ارادہ رکھتا ہے، حضرت امام مہدیؑ بغیر تحریر کے دیکھنے کے ان سوالات کا تفصیلی جواب دیتے ہیں۔

(کمال الدین صدوق، احتجاج طبرسی تبصرۃ الولی ہاشم بحرینی)

۱۲۔ کامل بن ابراہیم المدنی، جو مفوضہ اور مقصرہ کی ایک جماعت کی جانب سے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے کہ وہ آپ ان لوگوں کے بارہ میں سوال کرے جو کہتے ہیں کہ بہشت میں کوئی شخص داخل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی معرفت امامؑ کی معرفت کے پایہ کی نہ ہو اور اس کی گفتار امامؑ کی گفتار کی مانند نہ ہو اور اسی طرح مفوضہ کے قول کے بارہ میں پوچھے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امر خلقت کو آئمہ طاہرینؑ پر چھوڑ دیا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں امام عالی مقامؑ کی خدمت اقدس میں پہنچا اور باریاب ہوا، میں ایک دروازے کے قریب بیٹھا، جس میں ایک پردہ لٹک رہا تھا، اتفاق سے ہوا کا ایک جھونکا اس زور کا آیا کہ اس نے پردے کو اٹھا دیا، میری نظر کمرے کے اندر پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بچہ چودھویں کے چاند کی مانند حسین و جمیل چہرہ رکھتا تھا، اس کی عمر کوئی چار سال کی ہوگی اس کمرے میں موجود ہے وہ بچہ مجھے مخاطب کرکے کہنے لگا، اے کامل بن ابراہیم۔ میں نے جونہی اس بچے کی یہ آواز سنی کہ وہ میرا نام لے کر مجھے مخاطب کر رہا ہے تو مجھ پہ ایک قسم کا عجب دبدبہ اور خوف طاری ہوا، اور میں کانپ گیا، یہ الہامی جذبہ ہی سمجھ لیجئے کہ ناچار اور

بے ساختہ میرے منہ سے نکلا۔ لبیک یا سیدی۔! اے میرے آقا میں حاضر ہوں۔ اس کے بعد اس بچے نے فرمایا کہ تو ولی اور حجت خدا کی خدمت میں اس لئے آیا ہے کہ تو اس سے یہ پوچھے کہ بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا وہ شخص جس کی معرفت، امام کی معرفت کے پایہ کی اور اس کی گفتار امام کی گفتار جیسی نہ ہو۔؟ میں نے عرض کیا بے شک، خدا کی قسم ایسا ہی ہے تو اس بچے نے فرمایا، اس صورت میں تو اہلِ بہشت بہت کم ہوں گے خدا کی قسم۔! وہ گروہ بھی جنت میں داخل ہوگا، جن کو حقیہ کہتے ہیں، کامل بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا اے میرے سید و سردار وہ کون لوگ ہیں۔؟ فرمایا وہ ایسا گروہ ہیں کہ وہ حضرت علی علیہ السلام سے انتہائی محبت کی وجہ سے اس کے حق کی قسم کھاتے ہیں، حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ ان کا حق اور ان کا فضل کیا ہے۔ اس کے بعد اس شہزادے نے کچھ وقت کے لئے سکوت فرمایا اور پھر فرمایا کہ تو آیا ہے کہ مفوضہ کے بارہ میں سوال کرے۔ مفوضہ جھوٹ کہتے ہیں، بلکہ ہمارا دل مشیتِ خدا کے ظرف ہیں، جب وہ چاہتا ہے تو ہم بھی چاہتے ہیں (ہم نہیں چاہتے مگر وہی کچھ چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے) جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ (دہر ۳۰)

کامل کہتا ہے، وہ پردہ اپنی پہلی حالت پر پلٹ گیا اور میں اس کشف کی طاقت و توانائی نہیں رکھتا، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے میری طرف نظر کی اور فرمایا، اب تجھے کیا انتظار ہے؟ حالانکہ میرے بعد کے حجت خدا نے تجھے تیری ضرورت سے آگاہ کر دیا ہے۔ پس میں اٹھا اور آپ کی منزل سے باہر آیا اس کے بعد میں نے آنحضرت سے ملاقات نہیں کی۔ (شیخ طوسی کتاب غیبت)

اس روایت میں امام علیہ السلام نے ایک طرف تو ان انتہا پسندوں کے اس رویّہ اور نظریہ کی تردید کی ہے جو نجاتِ ابدی کے لئے معرفت امام کے درجہ اور امام کی سیرت و گفتار کے پایہ کو معیار قرار دیتے ہیں، انسانی کوتاہیوں کے باوجود بالآخر

مومنین و محبانِ اہلبیت طاہرینؑ کی نجات ممکن ہے اور اسی امام معصومؑ نے مفوضہ کے اس غلط نظریہ کی تردید فرمائی کہ امور خلقت آئمہ طاہرینؑ کے سپرد ہیں بلکہ اعتدال کی راہ ہے و خیر الامور اوسطہا۔

۱۳- ۵۲۔ چالیس آدمی، عثمان بن سعید عمروی، علی بن بلال، احمد بن ہلال، محمد بن معاویہ بن حکیم اور حسن بن ایوب بن نوح بیان کرتے ہیں کہ ہم چالیس آدمی تھے اور حضرت امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں شرفیاب ہوئے کہ ہم آپ سے آپ کے بعد کے امام اور حجت کے بارہ میں سوال کریں۔ پس عثمان بن سعید اٹھا اور اس نے عرض کیا اے فرزند رسولؐ میں چاہتا ہوں کہ آپ سے ایک بات دریافت کروں کہ آپ اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اے عثمان! بیٹھ جا، اس کے بعد حضرت غصّے کی حالت میں اُٹھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ باہر جانا چاہتے ہیں، فرمایا، تم میں سے کوئی ایک بھی باہر نہ جائے۔ ہم میں سے کوئی شخص باہر نہ نکلا۔ ایک ساعت کے بعد امام عالی مقامؑ نے عثمان کو آواز دی، آواز سنتے ہی عثمان اُٹھ کھڑا ہوا، حضرت نے فرمایا کہ کیا تمہیں خبر دوں کہ تم کس لئے آئے ہو۔! ہم نے عرض کیا بے شک اے فرزند رسولؐ خدا فرمایا، تم اس لئے آئے ہو کہ مجھ سے میرے بعد کے امام اور حجتِ خدا کے بارہ میں سوال کرو، ہم نے عرض کیا، بے شک ہم اسی مقصد کے لئے حاضر ہوئے ہیں، اتنے میں اچانک ہمارا آقا زادہ باہر آیا، جس کا مکھڑا چاند جیسا حسین دِل ربا تھا اور وہ حضرت امام حسن عسکریؑ کی ہو بہو تصویر تھا، حضرت نے فرمایا، میرے بعد یہ تمہارا امام ہے اور یہی میرا جانشین ہے، میرے بعد اس کی اطاعت کرنا اور متفرق نہ ہو جانا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ بھی جان لو، کہ پھر تم اس کو نہیں دیکھو گے، جب تک کہ اس کی غیبت کی مدّت پوری نہ ہوگی پس جو کچھ عثمان اس کی طرف سے کہے وہ قبول کرنا اور اس کے امر کی اطاعت کرنا کیوں کہ وہ تمہارے امام کا جانشین ہے۔ (غیبت شیخ طوسی، کمال الدین صدوق، بحار مجلسی)

۵۴ - ابراہیم بن محمد بن فارس، نیشاپوری کہتا ہے کہ عمرو بن عوف حکمران نے
میرے قتل کا پکا اور مصمم ارادہ کرلیا وہ ایک ناصبی شخص تھا اور شیعہ کے قتل پر بڑا
حریص تھا، مجھے اس کے ارادہ کا پتہ چل گیا، مجھ پر بہت بڑا خوف طاری ہوگیا، میں نے
اپنے اہل وعیال، اقربا اور دوستوں کو الوداع کہا اور حضرت امام حسن عسکری کی خدمت
میں گیا تاکہ ان سے بھی وداع ہو لوں، اور میں فرار کرنے کا مقصد اور ارادہ رکھتا تھا
میں جب آنحضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آقا زادے کو دیکھا جو آپ کے
پہلو میں بیٹھا ہوا تھا، اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند دمک رہا تھا، میں اس
کی نورانی صورت دیکھ کر دنگ رہ گیا اور اس کے حسن وجمال میں اتنا کھو گیا کہ قریب تھا
کہ میں اپنے فرار کے ارادہ کو بھول جاؤں، پس اس شہزادے نے فرمایا اے ابراہیم
فرار نہ کر کیونکہ عنقریب اللہ تعالیٰ اس والی کے شر کو تجھ سے دور کردے گا، اس پر
میری حیرت اور بڑھ گئی، میں نے حضرت امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں عرض کیا اے
میرے آقا -! میں آپ پر قربان ہوجاؤں، یہ شہزادہ کون ہے؛ جس نے مجھے میرے
میرے دل کے حال کی خبر دی ہے، حضرت نے فرمایا، یہ میرا فرزند ہے اور میرے
بعد میرا جانشین ہے. وہی تو ہے جو ایک طولانی مدت کے لیے غائب ہوجائیگا
اور اس کے بعد ظہور کرے گا. جب دنیا ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی، اس کو عدل وانصاف
سے بھر دے گا، میں نے اس کا نام پوچھا. فرمایا، حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم کا ہمنام اور ان کا ہم کنیت ہے اور کسی کے لیے یہ روا نہیں ہے کہ اس
کو نام اور کنیت سے پکارے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی حکومت اور سلطنت
کو ظاہر کرے، اے ابراہیم -! جو کچھ آج تو نے ہم سے دیکھا ہے اور سنا ہے اس
کو اہل کے سوا کسی پر ظاہر نہ کرنا.
ابراہیم بیان کرتا ہے، اس کے بعد میںؑ درود پڑھا، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر

بھروسہ کر کے اور جو کچھ میں نے صاحب الامر سے سُنا تھا اس پر اعتماد کرتے ہوئے میں باہر نکلا۔ پس علی بن فارس نے مجھے یہ بشارت دی، کہ معتمد عباسی نے اپنے بھائی احمد کو بھیجا ہے اور اس کو عمرو بن عوف کے قتل کا حکم دیا ہے اور ابو احمد نے اسی دن عمرو بن عوف کو گرفتار کر کے مار کر پارہ پارہ کر دیا ہے۔ (اربعین خاتون آبادی)

۵۵۔ عبداللہ سوری، بیان کرتا ہے کہ میں نے بنی ہاشم کے باغستان میں بچوں کو دیکھا جو پانی میں تیر رہے تھے اور میں نے ایک بچے کو دیکھا جس کی عمر کوئی چار سال ہوگی، چہرہ چاند کی مانند نورانی تھا اور سجادہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اپنی آستین منہ کے سامنے رکھی ہوئی تھی، میں نے پوچھا یہ بچہ کون ہے، مجھے بتایا گیا کہ اس کا نام محمد ہے اور یہ امام حسن عسکریؑ کا فرزند ہے۔ (الزام النواصب)

۵۶۔ ابو غانم خادم کہتا ہے کہ حضرت امام حسن عسکریؑ کا فرزند پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے محمد رکھا۔ تیسرے انہوں نے اپنے اصحاب کو دکھایا اور فرمایا، میرے بعد یہ تمہارا امام ہے اور تم پر میرا خلیفہ ہے وہ قائم ہے جس کے انتظار میں گردنیں دراز ہوں گی زمین ظلم و جور سے بھری ہوگی، یہ ظہور فرمائے گا اور اسے عدل و انصاف سے بھر دے گا (ینابیع المودۃ، کتاب غیبت اکمال الدین صدوق)

اس کے علاوہ بھی کثرت سے لوگوں نے امام عسکریؑ کی زندگی میں آپ کو دیکھا ہے لیکن ہم طوالت کے خوف سے اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

زمانۂ غیبتِ صُغریٰ

وہ افراد جو زمانہ غیبتِ صغریٰ میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہٗ کی خدمت میں باریاب ہوئے۔

۱۔ **عثمان بن سعید عمری**، جو آنجنابؑ کا نائبِ خاص تھا، ان کا مفصل تذکرہ ہم بعد میں کریں گے۔

۲۔ **محمد بن عثمان عمری**، یہ اپنے باپ کے بعد نیابتِ خاصہ کے منصب پر مقرر ہوا۔

۳۔ **حسین بن روح، نوبختی**، جو محمد بن عثمان کے بعد نیابتِ خاصہ پر فائز رہے۔

۴۔ **علی بن محمد سمری**، یہ آخری نائبِ خاص ہیں۔ ان سب کا تذکرہ ہم بعد میں کریں گے۔

۵۔ **ابوالعباس احمد بن جعفر حمیری قمی**، بیان کرتا ہے کہ میں ایک جماعت کے ساتھ حضرت امام حسن عسکریؑ کی وفات کے بعد سامرہ میں پہنچا، میں نے حضرت امام حسن عسکریؑ کے جانشین کے بارہ میں پوچھا، کسی نے مجھے جعفر تک پہنچایا، ہم سب اس کی خدمت میں پہنچے اور کہا کہ آپ خبر دیں کہ ہمارے پاس کتنا مال ہے اور ان اموال کے مالک کون کون ہیں اور اس پر کس کی مہر لگی ہوگی اور جو کپڑے ہمارے پاس ہیں ان کے مالک کون ہیں؟

جعفر نے کہا یہ علم غیب ہے اور میں نہیں جانتا، ہم نے بھی مال اسے نہ دیا اور وہاں سے چلے گئے، جعفر خلیفہ عباسی کے پاس گیا اور اس کے پاس ہماری شکایت کی، خلیفہ نے ہمیں طلب کیا اور ہم سے مال کا مطالبہ کیا، ہم نے عرض کیا کہ ہم لوگوں کے وکیل

ہیں اور حضرت امام عسکریؑ یہ نشانیاں بیان کرکے ہم سے اموال لیتے تھے، خلیفہ اس پر راضی ہوگیا۔ ہم مایوس ہوگئے اور ہم نے قم واپس لوٹنے کا پکا ارادہ کرلیا، تاکہ ہم لوگوں کو ان کے اموال لوٹا دیں، اتنے میں ایک غلام آیا اور ہمیں حضرت امام حسن عسکریؑ کے گھر لے گیا وہاں ہم نے صاحب الامر کو دیکھا، آپ چاند جیسے فروزاں چہرے کے ساتھ ایک تخت پر تشریف فرما تھے، انہوں نے خود بخود وہ تمام خصوصیات بیان فرمادیں۔ ہم نے وہ اموال آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ سجدۂ شکر ادا کیا اور واپس آگئے۔

(بحار الانوار مجلسی)

۶۔ ابی علی بن محمد بن احمد محمودی، بیان کرتا ہے کہ میں بیس سال سے زیادہ حج بیت اللہ کی سعادت سے شرفیاب ہوا اور میری یہ انتہائی آرزو تھی کہ حضرت صاحب الامر کی زیارت سے بھی شرفیاب ہوتا، ایک سال میں مکۂ معظمہ کے بازار میں، میرے ساتھ ایک غلام تھا، مشربہ میرے ساتھ میں تھا اور میں اسے فروخت کرنا چاہتا تھا، اتنے میں ایک صاحب نے میری عبا کے دامن کو پکڑا۔ میں نے پلٹ کر اس کو دیکھا تو اس کی ہیبت اور دبدبہ سے میں کانپ اٹھا، اس نے فرمایا کیا مشربہ بیچنا چاہتا ہے۔؟ مجھے جواب دینے کی ہمت نہ پڑی، اتنے میں وہ میری نظروں سے غائب ہوگیا۔

دوسرے دن میں باب صفا کے نزدیک نماز پڑھ رہا تھا اور سجدہ میں، میں اپنے ہاتھوں کو سینہ سے چپٹائے ہوئے تھا، اس نے مجھے پاؤں کی ٹھوکر مار کر کہا، اپنے ہاتھوں کو کھول دے، میں سر اوپر اٹھایا دیکھا تو وہی صاحب ہیں، پھر میری نظروں سے غائب ہوگئے۔

تیسرے دن چند شخص مثلاً یمان بن فتح بن دینار، محمد بن قاسم علوی اور علان کنانی کے ساتھ ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے اس صاحب کو مطاف میں دیکھا، میں اٹھا کہ ان کی زیارت کروں، میں نے دیکھا کہ انہوں نے حجرِ اسود کے سامنے ایک سائل کو بیس دینار دیئے۔ طواف سے فراغت کے بعد وہ ہمارے پاس آگئے اور بیٹھ گئے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ

کون ہیں، فرمایا عرب سے ہوں، میں نے عرض کیا کہ کس قبیلہ سے ۔؟ فرمایا بنی ہاشم سے ،
میں نے پوچھا کس گروہ سے ۔؟ فرمایا تم پر پوشیدہ نہ رہے گا، اس وقت آپ نے سجدہ شکر
میں امام زین العابدینؑ کی دعا یاکریم مسکینک بفنائک یاکریم فقیرک زائرک
ببابک ۔ ہمیں تعلیم دی اور غائب ہو گئے۔

چوتھے دن پھر تشریف لائے اور ہم سے انس و محبت کرنے لگے اور باتیں فرمانے
لگے اور حضرت امام زین العابدینؑ کی دعا کے تعقیب جس کی ابتدا اللّٰھم انی اسئلک
باسمک ۔ ہے۔ ہمیں تعلیم دی اور پھر غائب ہو گئے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ مزدلفہ میں مجھے نیند آگئی اور اس میں خواب میں مجھے حضرت
رسول اکرمؐ کی زیارت نصیب ہوئی، حضورؐ نے فرمایا کہ تو نے اپنی آرزو پالی ہے۔

، حسین بن علی وجناء نصیبی، بیان کرتا ہے کہ میں چوتھی سفر مکہ مکرمہ کے کرنے
کے شرف سے سرفراز ہوا اور آخری سال میں کعبہ کے ناؤدان اور پرنالے کے نیچے، نماز
عشا کے بعد سجدہ میں پڑا ہوا تھا۔ ایک آدمی نے مجھے بلا کر کہا اے حسن بن وجناء نصیبی اُٹھ
میں اُٹھ کھڑا ہوا، میں نے دیکھا ایک کنیز زرد رنگ کی لاغر اور دُبلی پتلی کھڑی ہے اور اس
کا سن وسال کوئی چالیس سال سے متجاوز نظر آتا ہے، اس نے ساتھ چلنے کو کہا۔ میں اس
کے ساتھ چل کھڑا ہوا، اور اس سے کچھ پوچھا تک نہیں۔ یہاں تک کہ وہ مجھے حضرت
خدیجۃ الکبریٰ کے گھر کی جانب لے گئی، وہاں ایک کمرہ تھا جس کا دروازہ دیوار کے وسط
اور درمیان میں لگا ہوا تھا اور اس کی لکڑیوں کی سیڑھی اوپر جانے کو تھی، وہ کنیز بالاخانہ پر
چلی گئی اور مجھے آواز آئی کہ اے حسن ۔ ! اوپر آجا ۔ ! میں اوپر گیا اور کمرے کے سامنے
کھڑا ہو گیا۔ صاحب الزمان عجل اللہ فرجہٗ نے مجھے فرمایا۔ اے حسن کیا تو گمان کرتا ہے کہ
تیرے کام مجھ سے مخفی ہیں ۔؟ بخدا ۔ ! تو کسی وقت حج پر نہیں تھا، مگر یہ کہ میں تیرے ساتھ
تھا۔ اس کے بعد آپ نے ایک ایک کر کے میرے حجوں کی خصوصیات بیان کرنی

شروع کر دیں، میں یہ سن کر غش کھا گیا۔ آپ مجھے ہوش میں لائے اور فرمایا اے حسن! تو جعفر بن محمد
کے گھر کو لازم رہ اور غذا اور پانی کا فکر و اندیشہ نہ کر، اس کے بعد آپ نے مجھے صحیفہ
عطا فرمایا، جس میں دعائے فرج اور آپ پر صلوات تھے، فرمایا اس دعا کے ذریعے بارگاہ
ربوبیت میں دعا مانگ اور یہ صلوات پڑھ اور سوائے میرے شائستہ دوستوں کے کسی
کو نہ دے اور اللہ تبارک و تعالیٰ تجھے توفیق دے، میں نے عرض کیا اے میرے سید! کیا
اس کے بعد میں آپ کو دیکھ سکوں گا۔ فرمایا جب خدا نے چاہا، راوی بیان کرتا ہے کہ میں
حضرت حجتؑ سے رخصت ہو کر جعفر بن محمد کے گھر میں رہ رہا، میں اس گھر سے باہر جاتا تھا
اور لوٹتا تھا، صرف ان تین کاموں کے لئے۔ تجدید وضو، سونے کے لئے اور افطار کے وقت
جب میں افطار کے وقت داخل ہوتا تھا، ایک برتن پانی سے بھرا ہوا، روٹی اور دن
میں جس چیز کے لئے میرا دل چاہ رہا ہوتا تھا، اسے موجود پاتا، بس میں وہ کھاتا پیتا تھا اور
وہی میرے لئے کافی ہو رہتا اور گرمیوں کے موسم میں گرمیوں کا لباس میرے لئے حاضر ہو
جاتا۔

(کمال الدین صدوق)

۸- ابی عبد اللہ بلخی، بیان کرتا ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے
بعد ان کی میراث کے بارہ میں نزاع اور جھگڑا ہونے لگا، حضرت صاحب الزمان علیہ السلام
ایک نامعلوم جگہ سے باہر آئے، اپنے چچا جعفر سے کہنے لگے کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ
میرے حقوق سے تعرض کرتے ہیں۔؟ جعفر حیران ہوئے اور آنحضرتؑ غائب ہو گئے،
جعفر نے اس کے بعد انہیں لوگوں میں تلاش کیا اور نہ پایا۔

اور جب حضرت عسکریؑ کی ماں کی جدہ نے انتقال کیا اور اس نے وصیت کی تھی
کہ اسے گھر میں دفن کیا جائے، جعفر نے اس پر بھی جھگڑا کیا اور کہا کہ یہ گھر ہے اس میں کسی
کو دفن نہیں کرنا چاہیئے، تو حضرت صاحب الزمان باہر آئے اور فرمایا اے جعفر۔ کیا یہ تیرا
گھر ہے۔ اس کے بعد آپ غائب ہو گئے، اس کے بعد آپ کو کسی نے نہیں دیکھا۔

۹. ازدی نے روایت کی ہے کہ میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا، چھ بار طواف کر چکا تھا اور ساتویں بار طواف کا ارادہ رکھتا تھا، اچانک میں نے لوگوں کے ایک حلقہ کو کعبہ کی دائیں جانب دیکھا، ان میں ایک جوان بڑا حسین و جمیل اور خوش منظر تھا، اس سے خوشبو کی لپٹیں آرہی تھیں اور بڑا پُر رعب تھا، اس رعب اور ہیبت کے باوجود وہ لوگوں کے قریب جاتا تھا اور ان سے باتیں کرتا تھا، میں نے کسی کو اس سے زیادہ بہتر گفتگو کرنے والا، باتوں میں شیریں بیان اور حسن جلوس میں بہتر نہ پایا۔ میں گیا کہ اس کے ساتھ باتیں کروں، لیکن لوگوں کی بھیڑ رکاوٹ بن گئی، بعض لوگوں سے میں نے پوچھا یہ کون ہے۔؟ وہ کہنے لگے یہ رسول خداؐ کے فرزند ہیں، جو ہر سال ایک دن ظاہر ہوتے ہیں اور اپنے خواص کے ساتھ باتیں کرتے ہیں۔

میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے میرے سید و آقا! میں آپ کی خدمت میں آیا ہوں۔ اس حالت میں کہ میں ہدایت کا طلب گار ہوں۔ آپ مجھے ہدایت فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت فرمائے۔ آپ نے مجھے ایک سنگریزہ عطا فرمایا، میں لوٹ آیا، میرے بعض ساتھیوں نے پوچھا کہ تجھے کیا چیز انہوں نے عطا فرمائی ہے۔؟ میں نے کہا سنگریزہ جب میں نے ان کو دکھلایا تو میں نے دیکھا وہ سونے کا ٹکڑا تھا، پس میں گیا، اچانک میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس پہنچ چکے ہیں اور فرمانے لگے تجھ پر حجت تمام ہو چکی ہے۔ کور دلی تجھ سے دور ہو چکی ہے اور حق تجھ پر ظاہر ہو چکا ہے۔ کیا تو مجھے پہچانتا ہے۔؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا، میں مہدی اور قائم الزمان ہوں اور میں وہ شخص ہوں کہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دوں گا، جب کہ پہلے وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہو گی۔ اس میں شک نہیں کہ زمین حجتِ خدا سے خالی نہیں رہتی اور لوگ زمانہ فترت میں باقی نہیں رہیں گے اور یہ امانت ہے اس کو سوائے اہلِ حق بھائیوں کے کسی پر ظاہر نہ کر۔

(کمال الدین صدوق، ینابیع المودۃ اور غیبت شیخ طوسی)

۱۰. علی بن ابراہیم مہزیار اہوازی، امام زمانہؑ کی خدمت میں اس کی باریابی کا واقعہ

بڑا مفصل ہے۔ علامہ مجلسی نے بحار میں باب قسمیۃ من راہ - میں ملا۱، ملا۱۰ پر الفاظ کی شرح کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔ شیخ طوسی نے بھی کتاب غیبت میں اسے بیان کیا وہاں رجوع کیا جائے۔

۱۱۔ ابراہیم بن ادریس، بیان کرتا ہے کہ میں نے امام مہدیؑ کو اس وقت دیکھا جب حضرت امام حسن عسکریؑ اس دنیا سے رحلت فرما چکے تھے، اس وقت آپ بلوغ کی حدوں کے نزدیک نوخیز جوان تھے۔ میں نے ان کے سر اور ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

(غیبت شیخ طوسی، ینابیع المودۃ)

۱۲۔ ابی سورہ محمد بن حسن بن عبداللہ تمیمی کہتا ہے کہ ایک دفعہ میں حیرہ (کوفہ کے نزدیک شہر) میں گیا۔ وہاں میں نے ایک خوبصورت جوان کو دیکھا جو نماز پڑھ رہا تھا، اس کے بعد اس نے الوداع کہا اور میں نے بھی مقام کو الوداع کہا، ہم باہر آئے اور راستہ کی جانب چلے وہ جوان مجھے کہنے لگا اے ابا سورہ - ! کہاں جاتا ہے ؟ میں نے کہا کوفہ فرمایا کس کے ساتھ جا رہا ہے - ؟ میں نے کہا لوگوں کے ساتھ، اس نے فرمایا، عوز کر ہم اکٹھے جا رہے ہیں۔ میں نے کہا کون شخص ہمارے ساتھ ہے۔ اس نے کہا کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ ہمارے ساتھ ہو۔ راوی بیان کرتا ہے کہ ہم رات کو اس کے ساتھ چلے، اچانک ہم نے خود کو مسجدِ سہلہ کے مقابر میں دیکھا۔ اس کے بعد اس نے مجھے فرمایا یہاں تیری منزل ہے۔ اگر تو چاہتا ہے حرکت کر اور ابن زراری علی بن یحییٰ کے پاس جا اور اسے کہہ کہ جو مال اس کے پاس ہے وہ تجھے دے، اس کے بعد آپ نے مال کی نشانیاں اور خصوصیات بیان کیں، میں نے عرض کیا آپ کون ہیں - ؟ فرمایا محمد بن حسنؑ۔ میں نے عرض کیا کہ اگر اس نے میری نشانیاں قبول نہ کیں تو، فرمایا میں بھی تیرے پیچھے پیچھے ہوں، وہ کہتا ہے میں ابن زراری کے پاس آیا اور میں نے مال کی نشانیاں بیان کیں، اس نے مال مجھے دے دیا اور کہا کہ اس سے بالاتر دلیل کوئی نہیں ہے کیونکہ خدا کے سوا اس مال اور خصوصیات کے بارہ میں کوئی نہیں جانتا تھا۔

(غیبت شیخ طوسی، خرائج قطب راوندی)

مختصر یہ کہ وہ لوگ جو غیبتِ صغریٰ کے زمانہ میں خدمتِ امامِ زمانہؑ میں باریاب ہوئے ہیں، وہ کثرت سے ہیں۔ ان کی تفصیل بیان کرنا اس مختصر مقالہ کے دامن سے کہیں وسیع تر ہے اور ہم صرف اس روایت کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں، جو کتاب بحار الانوار، کفایۃ الموحدین اور نجم الثاقب میں کمال الدین صدوق سے نقل کی گئی ہے۔ اس روایت کا راوی ابی علی اسدی ان لوگوں کا شمار بتاتے ہیں جنہوں نے حضرت صاحب الامرؑ کو دیکھا ہے۔ ان کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں، ان کے معجزات سے واقف ہوئے ہیں۔

وکلائے بغداد:- (۱) عثمان بن سعید عمری (۲) محمد بن عثمان عمری (۳) حاجز (۴) بلالی (۵) عطار۔ کوفہ سے (۶) عاصمی (۷) اہواز سے محمد بن ابراہیم مہزیار۔ ۰۰ اہلِ قم میں سے احمد بن اسحٰق (۹) ہمدان سے محمد بن صالح (۱۰) اہلِ رے سے بسامی (۱۱) اسدی راوی خبر (۱۲) آذربائیجان سے قاسم بن علا (۱۳) نیشاپور سے محمد بن شاذان۔ غیر از وکلا اہلِ بغداد میں سے (۱۴) ابوالقاسم بن ابی حابس (۱۵) ابو عبداللہ الکندی (۱۶) ابو عبداللہ جنیدی (۱۷) ہارون قزاز (۱۸) نیلی (۱۹) ابوالقاسم بن دبیس (۲۰) ابو عبداللہ بن فروخ (۲۱) مسرور (۲۲) طباخ مولی ابوالحسن (۲۳) احمد (۲۴) محمد بن حسن (۲۵) اسحاق کاتب از نجی ۲۶ صاحب فرا (۲۷) صاحب سرہ مختومہ (۲۸) اہلِ ہمدان میں سے محمد بن کشمرد (۲۹) جعفر بن ہمدان (۳۰) محمد بن ہارون عمران (۳۱) دینور سے حسن بن ہارون (۳۲) احمد بن اخیہ (۳۳) ابوالحسن (۳۴) اصفہان سے ابن بادشالہ (۳۵) صیمرہ سے زیدان (۳۶) قم سے حسن بن نصر (۳۷) محمد بن احمد (۳۸) علی بن محمد بن اسحاق (۳۹) علی بن محمد کا باپ (۴۰) حسن بن یعقوب (۴۱) اہلِ رے سے قاسم بن موسیٰ (۴۲) قاسم بن موسیٰ کا بیٹا (۴۳) ابو محمد بن ہارون (۴۴) صاحب حصاۃ (۴۵) علی بن محمد (۴۶) محمد بن محمد کلینی (۴۷) ابو جعفر رفا (۴۸) اہلِ قزوین سے مرداس (۴۹) علی بن احمد (۵۰، ۵۱) اہلِ قابس میں سے دو مرد (۵۲) اہلِ زوز میں سے ابن الخال (۵۳) اہلِ فارس میں سے مجروح (۵۴) اہلِ مرو میں ہزار دینار کا مالک (۵۵) صاحب مال (۵۶) صاحب رقعہ بیضا (۵۷) ابو ثابت (۵۸) نیشاپور سے

محمد بن شعیب بن صالح (۵۹) یمن سے فضل بن یزید (۶۰) حسن بن فضل بن یزید (۶۱) جعفری (۶۲) ابن الاعجمی (۶۳) شُشاطی (۶۴) مصر سے صاحب المولودین (۶۵) صاحب مال مکہ۔

(۶۶) ابو رجا (۶۷) نصیبین سے ابو محمد بن وجناء (۶۸) اہواز سے حسینی۔

محدث نوری نے کتاب نجم الثاقب میں اس روایت کے ذکر کے بعد قریباً ۲۳۶ دوسرے افراد کا ذکر کرتے ہیں جو خدمتِ امامِ زمانہ میں باریاب ہوئے ان کی زیارت کی ان کے معجزات دیکھے، کتاب تذکرۃ الطالب فیمن رای الامام غائب میں تین سو آدمیوں کا ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے امامِ زمانہ کو دیکھا۔ سید ہاشم بحرانی مؤلف کتاب غایۃ المرام نے اپنی کتاب تبصرۃ الولی فیمن رائ القائم المہدی میں بہت سے ایسے افراد کا ذکر کیا جنہوں نے امامِ زمانہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

غیبتِ کبریٰ کا زمانہ

وہ لوگ جنہوں نے غیبتِ کبریٰ کے زمانہ میں حضرت صاحب الزمانؑ کے جمال کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو روشن کیا ہے وہ بڑی کثرت سے ہیں اور ہزاروں سے متجاوز ہیں اور ہمارے علماء اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو فروغ دے اس بارہ میں انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ان لوگوں کے واقعات، قصص اور حکایات کو تلمبند کیا ہے جو امامِ زمانہؑ کی خدمت میں باریاب ہوئے۔ ہم ان میں سے محض چند ایک کے تذکرہ پر اکتفا کرتے ہیں۔

۱۔ کتاب خرائج قطب راوندی میں جعفر بن محمد قولویہ (ایک بہت بڑے شیعہ عالم) سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ۳۳۷ھ میں بغداد میں وارد ہوا۔ اور میں حج پر جانے کا ارادہ رکھتا تھا اور اس سال قرامطہ جو حجرِ اسود کو لے گئے تھے، وہ ان سے لے کر اپنے مقام پر رکھا جانے والا تھا۔ میری پوری کوشش اور ہمت یہ تھی کہ جو شخص حجرِ اسود کو اپنے مقام پر نصب کرے گا، میں اس کو ضرور ملوں گا، کیونکہ میں نے کتابوں میں یہ دیکھا اور پڑھا تھا کہ سوائے امامِ زمانہؑ اور حجتِ خدا کے کوئی بھی اس کو نصب نہیں کر سکتا، چنانچہ حجاج کے زمانہ میں اسے حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام نے نصب کیا تھا، لیکن اس دوران میں مجھ پر ایک مرضِ شدید کا حملہ ہوا۔ میں اپنے پر ڈرا اور اس سال حج سے مشرف ہونے کی راہ میں مانع ہو گیا۔

مجھے معلوم ہوا کہ ابنِ ہشام اس سال حج کو جا رہا ہے۔ میں نے ایک خط لکھ کر اسے سربمہر کر کے اسے دیا، اس خط میں، میں نے لکھا تھا کہ میری عمر کتنی ہے۔؟ کیا میں اس مرض سے شفا پاؤں گا۔ یا مر جاؤں گا۔ میں نے اسے یہ تاکید کی تھی کہ جو شخص حجرِ اسود کو اپنی جگہ پر نصب

کرے یہ عریضہ اس کی خدمت میں پہنچا دینا۔

ابنِ ہشام کہتا ہے میں حرم کی جانب گیا اور چند ساتھیوں کو تیار کر لیا کہ ہجوم کو میرے گرد سے دُور رکھیں، جو بھی آتا تھا کہ حجرِ اسود کو نصب کرے، وہ دور جا پڑتا تھا، اور اپنی جگہ پر کھڑا نہیں رہ سکتا تھا، یہاں تک کہ ایک گندمی رنگ کا خوبصورت جوان آیا، اس نے پتھر کو اٹھایا اور اپنی جگہ پر رکھ دیا، پتھر ایسا درست بیٹھا کہ معلوم ہوتا تھا یہ اکھاڑا ہی نہیں گیا تھا۔

یہ صورت دیکھ کر، لوگوں میں شور و غل بلند ہوا، اور وہ جوان حرم سے باہر نکلا، میں اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا اور اپنے دائیں بائیں سے لوگوں کی بھیڑ کو ہٹاتا اور چیرتا ہوا جا رہا تھا، اور میری پوری طرح اس پر لگی ہوئی تھی، یہاں تک کہ میں لوگوں کی بھیڑ سے نکل آیا اور اس کے پیچھے بڑی تیزی سے جا رہا تھا اور وہ جوان آہستہ آہستہ چل رہا تھا، غالباً اس لئے کہ میں اس کو پا لوں، پس جب ہم ایسی جگہ پہنچے، کہ میرے سوا کوئی اور وہاں دکھائی نہ دیتا تھا، وہ جوان کھڑا ہو گیا، اس نے اپنا رُخ میری طرف کیا اور فرمایا جو کچھ تیرے پاس ہے مجھے دے دے۔ میں نے وہ خط ان کی خدمت میں پیش کیا، بغیر اس کے کہ وہ خط پر نظر کریں فرمانے لگے اسے کہہ دینا کہ اس بیماری میں تیرے لئے کوئی خوف نہیں ہے اور تیس سال بعد تیری موت آئے گی۔

ابنِ ہشام کہتا ہے کہ میرے آنسو ٹپکنے لگے اور مجھ میں چلنے اور حرکت کرنے کی طاقت نہ رہی، مجھے وہیں چھوڑ کر وہ چل دیئے۔

ابن قولویہ کہتے ہیں کہ ابنِ ہشام آیا، اس نے مجھے یہ سب واقعہ سنایا، وہ تیس سال بعد مریض ہوا اور اس بیماری میں موت کی آغوش میں جا پڑا۔

۲۔ **محمد بن جریر طبری**، اپنی کتاب دلائل الامامۃ میں ابی جعفر محمد بن ہارون تلعکبری نے ابی الحسین بن ابی البغل کاتب سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ میں منصور بن صالحان

کی جانب سے ایک کام کا ذمہ دار ہوا میرے اور اس کے درمیان ایک ایسا امر ہوا جو میرے پنہاں ہونے کا موجب بنا پس وہ میری جستجو میں پڑ گیا اور مجھے بڑا خوف ہوا ہے میں ایک مدت تک پنہاں اور ہراساں تھا اس وقت میں جمعہ کی رات قریش کے مقابر (مرقد موسیٰ بن جعفرؑ) میں گیا اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ رات اسی جگہ دعا اور التجا میں بسر کروں گا۔ اور اس رات سخت ہوا چل رہی تھی اور بارش پڑ رہی تھی پس میں نے ابو جعفر قیم (مجاور) سے خواہش کی کہ حرم کے دروازے بند کر دے اور کوشش کرے کہ یہ مقام شریف خالی ہو، تاکہ میں دعا اور درخواست کے لئے خلوت پاؤں اور اس آدمی کے داخل ہونے سے مطمئن اور بے خوف ہوں جس کی ملاقات میں خائف تھا، اس نے میری بات قبول کر لی اور دروازوں کو تالے لگا دیئے۔ رات آدھی ہو گئی، باد و باران اتنی آئی کہ لوگوں کے لئے چلنا پھرنا ممکن نہ رہا۔

میں اسی جگہ رہا اور رات کو دعا، زیارت، نماز اور مناجات میں گزار رہا تھا، میں اسی حال میں تھا کہ میں نے اپنے آقا و مولا حضرت موسیٰ بن جعفرؑ کی جانب سے پاؤں کی آہٹ سنی اور میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو زیارت کر رہا تھا۔ پس اس نے آدمؑ اور انبیاء اولوالعزم پر ایک ایک کر کے سلام کیا پھر آئمہ علیہم السلام میں سے ایک ایک کا نام لے کر سلام کیا یہاں تک کہ وہ صاحب الزمانؑ تک پہنچا اور ان کا ذکر نہ کیا، میں اس بات سے حیران ہوا اور خیال کیا کہ شاید بھول گیا ہے یا نہیں پہچانتا یا اس شخص کا مذہب یہی ہے۔ پس جب وہ زیارت سے فارغ ہوا اور دو رکعت نماز پڑھی اور ہمارے مولا ابی جعفرؑ کی مرقد کی جانب رُخ کیا اور ان کی زیارت بھی اسی طرح کی اور سلام کیا اور دو رکعت نماز پڑھی، میں اس سے ڈر رہا تھا کیونکہ میں نہیں پہچانتا تھا اور میں نے دیکھا کہ یہ مرد جوان کامل ہے جس نے سفید لباس پہن رکھا ہے۔ عمامہ سر پہ ہے اور تحت الحنک کئے ہے اور کندھوں پہ چادر ڈالے ہوئے ہے۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ اے ابوالحسن بن ابی البغل تو کہاں ہے

اور دُعا کے فرج کہاں - ؟ - میں نے عرض کیا وہ دُعا کیا ہے اے میرے سردار - ؟ فرمایا دو رکعت نماز پڑھ اور یہ دُعا مانگ ۔

یامن اظهر الجمیل وستر القبیح یامن لم یؤاخذ بالجریرة ولم یهتك الستر یاعظیم المن یاکریم الصفح یاحسن التجاوز یاباسط الیدین بالرحمة یامنتھی کل نجوی یاغایة کل شکوی یاعون کل مستعین یامبتدئا بالنعم قبل استحقاقها یاربّاه (دس مرتبہ) یاغایة رغبتاه - (دس بار) اسئلك بحق هذه الاسماء وبحق محمد وآله الطاهرین علیهم السلام الاما کشفت کربی ونفست همی وفرجت غمی واصلحت حالی - اس کے بعد جو چیز تو چاہے دُعا میں طلب کر اور اپنی حاجت مانگ اس وقت اپنے سر کی دائیں جانب کو زمین پر رکھ اور اپنے سجدہ میں سو مرتبہ کہہ یا محمد یا علی، یا علی یا محمد اکفیانی فانکما کافیانی وانصرانی فانکما ناصرای - پھر بائیں جانب کو زمین پر رکھ اور سو بار کہہ ادرکنی اور اس کو بہت تکرار سے کہہ اور پھر کہہ الغوث ، الغوث ، الغوث - یہاں تک کہ تیرا سانس ٹوٹ جائے - اس کے بعد اپنے سر کو اٹھا لے - اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تیری حاجت بر لائے گا - انشاء اللہ تعالیٰ -

میں نماز اور دُعا میں مشغول ہو گیا - وہ اجنبی باہر چلا گیا - جب میں فارغ ہوا میں ابی جعفر کے پاس گیا تاکہ اس آدمی کے متعلق اس سے پوچھوں اور یہ پتہ کروں کہ وہ کیونکر داخل ہوا میں نے دیکھا کہ دروازے اسی طرح بند تھے اور ان کو تالے لگے ہوئے تھے، میں اس پر حیران ہوا اور کہنے لگا، شاید کوئی ایسا دروازہ ہو جسے میں نہیں جانتا - میں نے ابی جعفر (متولی) کو خبر دی - وہ اس حجرہ سے جس میں روضہ کے چراغ کے لیے تیل تھا باہر آیا - میں نے اس مرد کے حال اور اس کے داخل ہونے کی کیفیت بیان کی - اس نے کہا دروازوں کو جس طرح تو دیکھ رہا ہے تالے لگے ہوئے ہیں اور میں نے نہیں کھولا - میں نے اپنا قصہ اس سے

بیان کیا۔ اس نے کہا وہ ہمارے آقا و مولا صاحب العصر والزمانؑ تھے اور میں نے کئی بار آنجنابؑ ایسی رات میں جب حرم بالکل خالی ہوتا ہے دیکھتا ہوں۔

وہ بیان کرتا ہے کہ جو چیز مجھ سے فوت ہو گئی تھی میں نے اس پر تاسف کیا اور طلوع کے قریب میں کرخ کے مقام کو چل دیا، جہاں میں چھپا ہوا تھا۔ دن ابھی چاشت کے وقت تک نہیں پہنچا تھا، کہ ابن صالحان کے دوست مجھ سے ملاقات کے آرزو مند ہوئے اور وہ میرے دوستوں سے پوچھ کر میرا سراغ لگا رہے تھے، اور وزیر کے دستخط کے ساتھ امان نامہ اپنے پاس رکھتے تھے، جس میں میرے لئے ہر خوبی تھی۔ پس میں اپنے ایک امین دوست کے ہمراہ اس کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اٹھا اور اس نے مجھے سینہ سے لگا لیا اور میرے ساتھ ایسا سلوک جو پہلے وہ نہیں کرتا تھا وہ کہنے لگا کہ تیری حالت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ تو نے میری شکایت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں کی ہے۔ میں نے کہا کہ میرے پاس تو دعا مانگنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا، وہ کہنے لگا، تجھ پر وائے ہو۔ کل رات جمعہ کی رات کو میں نے حضرت صاحب الزمانؑ کو خواب میں دیکھا ہے آپ نے مجھے ہر نیکی کا حکم دیا اور میرے ساتھ اتنی سختی کی کہ میں ڈر گیا۔ پس میں نے کہا۔ لا الٰہ الا اللہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ حق ہیں اور انتہائی صداقت ہیں، میں نے کل رات انہیں بیداری کے عالم میں دیکھا ہے اور آپ نے مجھے ایسا ایسا فرمایا ہے اور جو کچھ میں نے حضرت موسیٰ کاظمؑ کے روضہ میں دیکھا تھا اس کے سامنے بیان کیا، وہ حیران رہ گیا اور اس نے میرے ساتھ انتہائی اچھا سلوک کیا اور حضرت صاحب الزمانؑ کی برکت سے اس سے ان مقاصد تک میں پہنچا، جن کا مجھے وہم و گمان تک نہیں تھا۔

۴۔ عالم فاضل علی بن عیسیٰ، کتاب کشف الغمہ میں فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دینی بھائیوں اور میرے معتقدین کی ایک جماعت نے خبر دی ہے کہ حلہ کے بلاد میں ایک شخص تھا، کہ اس کو اسمٰعیل ابن حسن ہرقلی کہتے ہیں اور میرے زمانہ میں فوت ہو گیا اور میں نے

اسے نہیں دیکھا۔ اس کے بیٹے شمس الدین نے یہ واقعہ مجھے بیان کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میرے باپ نے یہ واقعہ مجھے بیان کیا ہے کہ اس کی بائیں ران میں ایک پھوڑا ہے اور ناسور کا زخم انسان کی مٹھی بھر مقدار میں پیدا ہو گیا۔ وہ ناسور بہار کے موسم میں پھوٹ پڑتا تھا۔ اور اس سے خون او پیپ باہر اُبلنے لگتا تھا اور اس کا بے تاب کرنے والا درد اسے کئی کاموں سے باز رکھتا تھا وہ ہر قل کے گاؤں سے حلّہ میں آیا اور عالم جلیل سیّد ابن طاؤس کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ان کے سامنے زخم کی حالت بیان کی۔ سیّد صاحب نے حلّہ کے اطبا کو بلایا اور ان کا زخم دکھایا وہ کہنے لگے کہ یہ ناسور رگ اکحل پہ ہے اور اس کا علاج خطرناک ہے، ممکن ہے اپریشن اور عملِ جراحی کے وقت، رگ قطع ہو جائے اور ہلاکت کا باعث بن جائے۔ سیّد صاحب نے فرمایا کہ میں بغداد چلا جاؤں، شاید وہاں کے اطبّا زیادہ حاذق ہوں، میرا باپ بغداد میں آیا۔ وہاں کے اطبا کو بلا کر زخم دکھایا گیا۔ انہوں نے بھی وہی احتمال بیان کیا، اسمٰعیل بڑا مایوس اور متفکر ہوا اور اس نے حضرات عسکریینؑ کی زیارت کا پختہ ارادہ کر لیا اور مشاہد مشرفہ میں حاضر ہوا۔

وہ بیان کرتا ہے جب میں سامرہ میں داخل ہوا اور مزار آئمہؑ کی میں نے زیارت کی، میں سرداب میں گیا۔ میں نے بارگاہِ ربوبیت اور دربارِ امامت میں استغاثہ کیا اور جمعرات تک دن وہاں رہا، جمعرات کی صبح کو میں دریائے دجلہ کی جانب گیا، میں نے کپڑے دھوئے۔ غسل کیا اور پاکیزہ لباس پہنا اور آفتابہ میرے پاس تھا اسے پانی سے بھر لیا۔ اور عازمِ حرم ہوا کہ ایک بار پھر زیارت کروں، میں نے چار سواروں کو دیکھا جو سامنے سے آ رہے تھے۔ جب وہ میرے قریب پہنچے، میں نے دیکھا کہ دو آدمی جوان ہیں کہ ان میں سے ایک کی مسیں بھیگ رہی تھیں اور دونوں نے تلواریں لٹکا رکھی تھیں اور بوڑھا آدمی اپنے ہاتھ میں نیزہ رکھتا تھا، چوتھا آدمی بھی تلوار لگائے ہوئے تھا، جو نیام میں تھی اور تحت الحنک رکھتا تھا۔

بوڑھا آدمی سڑک کے دائیں طرف اور وہ دو جوان سڑک کے بائیں کنارے
کھڑے ہو گئے اور چوتھا آدمی سڑک کے درمیان میں کھڑا ہو گیا۔ اس نے مجھے سلام دیا میں
نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے کہا کہ کل تو اپنے اہل کی جانب روانہ ہو گا۔؟ میں نے
عرض کیا جی ہاں۔! فرمایا میرے پاس آ تاکہ میں دیکھوں کہ کیا چیز تجھے دکھ دے رہی ہے
میں اس کے ساتھ چھونے اور ملامست سے پرہیز کرتا تھا۔ کیوں کہ میرا خیال یہ تھا کہ یہ
صحرائی بدو اور گنوار نجاست سے بچنے کی پرواہ نہیں کرتے اور میں ابھی ابھی پانی سے باہر
آیا ہوں میرا جسم اور لباس تر ہے۔ میں اسی فکر میں تھا کہ اس نے پکڑ کر مجھے اپنی طرف
کھینچ لیا۔ اس نے اسی زخم پر ہاتھ رکھا۔ اسے پکڑ کر نچوڑ دیا مجھے سخت درد ہوا۔ وہ اپنے
گھوڑے کی زین پر سوار ہو گیا۔ بوڑھے آدمی نے کہا۔ افلحنا وافلحتم انشاء اللہ

اس بوڑھے نے کہا کہ یہ امام زمانہ ہیں۔

وہ بیان کرتا ہے یہ سنتے ہی دوڑ پڑا۔ ان کی رکاب پکڑ لی ان کے قدموں کو چومنے
لگا۔ امام عالی مقام چل پڑے۔ میں ان کی رکاب کے ساتھ لپٹا جا رہا تھا۔ فرمایا لوٹ جا۔
میں نے عرض کیا، میں ہرگز آپ سے جدا نہیں ہوں گا۔ فرمایا تیرے لوٹ جانے میں مصلحت
ہے۔ میں نے پھر وہی بات دہرائی کہ میں آپ سے ہرگز جدا نہیں ہوں گا۔ بوڑھے آدمی
نے کہا اے اسمٰعیل۔! کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ امام عالی مقام نے دو مرتبہ فرمایا ہے کہ لوٹ
جا۔ اور تو ان کے فرمان کے خلاف کر رہا ہے۔ اس بات نے مجھ پر اثر کیا اور میں کھڑا
ہو گیا۔ جب مجھ سے چند قدم دور ہو گئے تو میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا جب تو بغداد
میں جائے گا، تو لازما ابو جعفر مستنصر باللہ تجھے بلائے گا اور تجھے عطیہ دے گا۔ اس سے
ہرگز نہ لینا اور ہمارے فرزند رضی۔ کو کہنا کہ تیرے بارہ میں علی بن عوض کو لکھے۔ میں اسے
سفارش کروں گا کہ جو کچھ تو چاہے گا تجھے دے گا۔

میں اسی جگہ کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ وہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ مجھے

بڑا ناسٹ ہوا، کچھ وقت میں اسی جگہ بیٹھا رہا۔ پھر میں عسکریین کے مشہد کی جانب لوٹ آیا اور میں نے اس مزار کے لوگوں سے ان سواروں کا حال پوچھا، انہوں نے کہا کہ وہ شرفا ہوں گے میں نے کہا کہ ان میں سے ایک امام تھے۔ انہوں نے کہا کیا تو نے اپنا زخم ان کو دکھایا، میں نے کہا، ہاں۔! انہوں نے میری ران کھول کر دیکھا، تو وہاں زخم کا نام و نشان تک نہ تھا، وہ مجھ پر ہجوم کر کے آ گئے اور میرے لباس کو پارہ پارہ کر کے لے گئے۔ آخر کار دوسرے دن میں بغداد میں آیا اور سید ابن طاؤس کی خدمت میں حاضر ہوا، چونکہ انہوں نے زخم دیکھا ہوا تھا، جب واقعہ سُنا اور وہاں زخم کا اثر تک نہ دیکھا غش کھا کر بیہوش ہو گئے، جب ہوش میں آئے مجھے وزیر کے پاس لے گئے اور اس کے سامنے قصہ بیان کیا، وزیر نے اطباء کو بلایا اور پوچھا کہ کیا تم نے اس آدمی کے زخم کو دیکھا ہے۔؟ انہوں نے کہا، ہاں۔! اس نے پوچھا، اس کا علاج کیا ہے۔؟ انہوں نے کہا کہ اس کا علاج کاٹنے کے سوا کوئی نہیں اور اگر اسے کاٹا جائے تو ممکن نہیں ہے کہ وہ زندہ رہ جائے اور بالفرض وہ بچ بھی جائے تو دو ماہ سے پہلے اس کا زخم نہیں بھر سکتا اور پھر بھی اس جگہ پر بال نہیں اُگ سکتے، اس نے پوچھا تم نے کتنے دن پہلے اس زخم کو دیکھا ہے۔؟ وہ کہنے لگے آج دسواں دن ہے، اس کے بعد وزیر نے میری ران سے کپڑا ہٹایا اور انہیں وہ جگہ دکھائی، انہوں نے دیکھا کہ وہاں زخم کا اثر تک نہیں ہے اور تمام نے یک زبان ہو کر تصدیق کی کہ یہ چیز معجزہ کے سوا نہیں ہو سکتی، مجھے خلیفہ کے پاس لے جایا گیا، میں نے اس کے سامنے اپنا قصہ بیان کیا، اس نے ہزار دینار مجھے پیش کئے میں نے قبول نہ کئے اور کہا کہ وہی شخص جس نے اس زخم کو ٹھیک کیا ہے اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ اگر خلیفہ نے تجھے کوئی عطیہ دیا تو اسے قبول نہ کرنا، اس سے خلیفہ کا مزاج مکدر ہو گیا وہ رو دیا اور اس نے مجھے رخصت کیا۔

۴۔ صاحب ۔ کشف الغمہ۔ نے سید باقی بن عطوہ حسنی سے یہ روایت نقل کی ہے اور وہ بیان کرتا ہے کہ میرا باپ ۔عطوہ۔ زیدی مذہب کا تھا۔ اسے ایک مرض تھا کہ اطبا

اس کے علاج سے عاجز تھے، وہ ہم بیٹوں سے رنجیدہ تھا، اور بار بار یہ کہتا تھا کہ میں تمہارے مذہب کو نہیں مانتا، جب تک تمہارا صاحب اور امام مہدیؑ مجھے اس مرض سے صحت یاب نہ کر دیں۔ اتفاق سے ایک رات نماز عشاء کے وقت ہم سب ایک جگہ جمع تھے اگر ہم نے اپنے باپ کی فریاد سنی وہ کہہ رہا تھا کہ جلدی کیجئے، جب ہم دوڑ کر اس کے قریب گئے اس نے کہا دوڑو اور اپنے امامؑ کو پاؤ، کہ ابھی ابھی میرے پاس سے گئے ہیں۔ ہم جتنے بھی تیزی سے دوڑ کر گئے اِدھر اُدھر دیکھا، کسی کو نہ پایا۔ ہم واپس لوٹ آئے اور ان سے ماجرا پوچھا، اس نے کہا کہ ایک شخص میرے قریب آیا اس نے کہا اے علوہ۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں ۔۔؟ انہوں نے کہا کہ میں تیرے بیٹوں کا صاحب اور امام ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تجھے اس مرض سے شفاء دلواؤں، اس نے ہاتھ دراز کیا اور اس جگہ پر ہاتھ پھیرا، جب میں نے اپنے پر نظر کی تو اس کا کوئی اثر نہ دیکھا۔

۵۔ علامہ مجلسی نے بحار میں کتاب سلطان المفرج عن اہل الایمان تالیف، سید علی بن عبدالحمید نیلی نجفی سے اکابر اور افاضل کی ایک جماعت مثلاً شیخ محقق شمس الدین محمد بن قارون وغیرہ سے یہ نقل کیا۔ ہے کہ ایک شخص حلہ کا باشندہ ابوراجح نام تھا جو خلفائے ثلاثہ پر لعن کرتا تھا، اور حلہ میں حاکم تھا۔ جس کو مرجان صغیر کہتے تھے، اس کے پاس ابوراجح کی شکایت کی گئی۔ اس نے اپنے آدمیوں کو بھیجا، جو ابوراجح کو پکڑ کر لائے اس کو اتنا بے تحاشا پیٹا گیا کہ اس کا سارا جسم زخمی ہو گیا اور ایک بڑا سخت اور مکروہ زخم اس کے چہرے پر پڑ گیا، اس کے تمام دانت گر پڑے، اس کی زبان میں سوراخ کر کے ایک حلقہ اس میں ڈال دیا گیا، اس کی ناک میں بھی سوراخ کر کے بالوں کی ایک رسی ڈال دی گئی، اس رسی کے سرے کو دوسری رسی کے باندھ دیا گیا اور اپنی جماعت کے لوگوں کے ہاتھوں میں وہ رسی دے دی تاکہ اسے گلی کوچوں میں پھرائیں۔ لوگوں نے اسے اس قدر پھرایا اور پھر مار دی کہ وہ ہلاک ہونے کے قریب ہو گیا، حاکم نے اس کے قتل کا حکم دیا، حاکم کے بعض دوستوں اور ندیموں نے کہا کہ وہ آج رات ہی مر جائے گا۔ اسے قتل کرنے کی چنداں

ضرورت نہیں ہے ، اس لئے اس کو رہا کر دیا گیا ، اس کے اہل و عیال آئے اور اسے گھر لے گئے ، دوسرے دن صبح سویرے بعض شیعہ اور اس کے دوست اس کی عیادت اور بیمار پرسی کی خاطر گئے ، انہوں نے دیکھا کہ اس کا بدن صحیح و سالم تھا ، اس کے دانت ٹھیک تھے اور اس کے چہرے پر زخموں کا اثر و نشان تک نہیں تھا ، وہ حیران رہ گئے ، اس سے اس کا سبب پوچھا ، اس نے کہا کہ گذشتہ رات میں نے بارگاہ ربوبیت میں اور حضرت صاحب العصرؑ سے دادرسی کی دُعا کی ، جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو میں نے دیکھا کہ میرا گھر نور سے بھر گیا اور میں نے صاحب العصرؑ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا مبارک ہاتھ مجھ پر پھیرا اور فرمایا کہ باہر جا اور اپنے بال بچوں کے لیے کام کر ، اللہ تعالیٰ نے تجھے صحت دی ہے۔

محقق شمس الدین بیان کرتے ہیں ، خدا کی قسم ۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں ہمیشہ اسی حمام میں جایا کرتا تھا ، جس میں ابوراجح کام کرتا تھا ، وہ ایک کمزور دبلا پتلا انسان تھا اس کا رنگ زرد تھا اور اس کی داڑھی کے ٹھوڑی پر بال تھے ، اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ موٹا تازہ ، قوی طاقتور تھا ، اس کے چہرے پر سرخی اور لالی مسکراتی تھی ۔ اس کی داڑھی گھنی تھی اور وہ بیس سال کا جوان نظر آتا تھا ۔

جب اس کا واقعہ پھیل گیا تو حاکم نے اسے بلایا ، جب اس کی حالت دیکھی تو اس کے دل پر ایک رعب سا چھا گیا اور اس کے بعد اس نے ہمیشہ اہلِ حلہ کے ساتھ نیکی اور نرمی کا سلوک کیا ۔

۶ ۔ علامہ مجلسی نے بحار میں فضلاء اور ثقہ لوگوں کی ایک جماعت سے یہ واقعہ نقل کیا ہے ، کہ ایک مدت تک بحرین کی حکومت فرنگیوں کے قبضہ میں رہی ، انہوں نے ایک مسلمان کو اس جگہ کا والی اور حکمران بنایا وہ ناصبی اور دشمن اہلبیتؑ تھا اس کا ایک وزیر تھا ، جو آلِ رسولؐ کی عداوت میں اس سے بھی زیادہ سخت تھا ۔

ایک دن وہ وزیر حاکم کی خدمت میں اس حال میں آیا کہ اس کے ہاتھ میں ایک انار تھا کہ اس انار پر طبیعی خط میں لکھا ہوا تھا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی خلفاء رسول اللہ۔ جب حاکم نے اس انار پر ان الفاظ کو دیکھا، تو حیرت اور تعجب کی انتہاہ گہرائیوں میں ڈوب کر رہ گیا اور بے ساختہ کہنے لگا، کہ رافضیوں کے مذہب کے باطل ہونے پر یہ ایک کھلا ہوا نشان اور روشن دلیل ہے۔ تیری رائے اس بارے میں کیا ہے۔؟ وزیر نے کہا کہ ان کو حاضر کرنا چاہیے اور ان کو یہ انار دکھانا چاہیے، اگر وہ حق کو قبول کرلیں تو تیرے لیئے بہت بڑا ثواب اور اجر جزیل ہے اور اگر وہ قبول نہ کریں تو تین باتوں میں سے ایک کے اختیار کرنے کو انہیں کہہ دیجیئے یا تو وہ اس دلیل کا جواب پیش کریں یا یہودیوں کی مانند ذلت کے ساتھ جزیہ دینا قبول کریں یا ان کے مردوں کو قتل کر دے۔ ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنالے اور ان کے اموال کو غنیمت جان کر تقسیم کر دے۔ حاکم نے اس کی رائے کو مان لیا، شیعہ کے علماء اور فضلاء کو طلب کیا اور انہیں انار دکھایا اور ان کو مذکورہ تین باتوں میں کسی ایک کے اختیار کرنے کو کہا، انہوں نے کہا اے امیر! ہمیں تین دن کی مہلت دے تاکہ ہم اس کا جواب دے سکیں اس نے انہیں اجازت دے دی، وہ ایک مجلس میں جمع ہوئے، مشورہ کے بعد ان کی رائے یہ قرار پائی کہ اپنے میں تین صالح، نیک متقی افراد کو انتخاب کریں، ان نیک آدمیوں میں سے ایک شخص رات کو صحرا میں نکل گیا اور صبح تک نماز استغاثہ، دعا اور صاحب الزمان کی خدمت میں فریاد کرتا رہا لیکن کچھ بھی نہ ہوا، دوسری رات دوسرا آدمی گیا ساری رات صبح تک دعا اور استغاثہ میں مصروف رہا لیکن کچھ بھی نہ ہوا، تیسری رات کو ایک شخص بھیجا گیا جو محمد بن عیسیٰ نام رکھتا تھا۔ وہ بھی رات بھر ولی عصرؑ کے حضور میں دعا اور استغاثہ کرتا رہا، جب رات آخر کو پہنچی تو اس نے سنا کہ ایک آدمی کہہ رہا ہے اے محمد بن عیسیٰ تجھے میں اس حال میں کیوں دیکھتا ہوں۔؟ اس نے کہا کہ آپ

مجھے اس حال میں رہنے دیں کیونکہ میں ایک امر عظیم کے لئے باہر آیا ہوں اور میں وہ بات اپنے امام کے سامنے پیش کروں گا۔ اس نے کہا کہ اے محمد بن عیسیٰ میں صاحب الامر ہوں، اپنی حاجت بیان کر، اس نے عرض کیا کہ اگر آپ صاحب الامرؑ ہیں تو میری حاجت کو جانتے ہی ہیں مجھے بیان کرنے کی ضرورت نہیں، فرمایا۔ اگر تو سچ کہتا ہے تو اس امر کے لئے باہر آیا ہے کہ انار کی وجہ سے جو مصیبت تم پر ٹوٹ پڑی ہے۔ اے محمد بن عیسیٰ۔! وزیر اپنے گھر میں انار کا ایک پودا رکھتا ہے۔ جب اس انار کو پھل آنے لگے ا اس نے مٹی کا ایک انار کی شکل سانچہ بنایا، اور اس کے دو ٹکڑے بنا دیا اور ان دونوں ٹکڑوں میں ان کلمات کو لکھ دیا۔ اور اسی موقعہ پر جب انار ابھی چھوٹا تھا۔ اس کو سانچہ وتی لب میں رکھ دیا گیا، اور اسے باندھ دیا گیا، انار نے اس سانچہ میں پرورش پائی ہے اور ان کلمات کے الفاظ اس پر کندہ ہو گئے ہیں، صبح تو جب حاکم کے پاس جائے تو اسے کہنا میں اس کا جواب لایا ہوں، لیکن وزیر کے گھر میں دوں گا۔ اور خیال رکھنا کہ وزیر تجھ سے پہلے حجرہ میں داخل نہ ہونے پائے، بلکہ تو پہلے حجرے میں داخل ہونا، اس حجرے میں ایک طاقچہ ہے۔ اس میں ایک سفید رنگ کی تھیلی رکھی ہوگی۔ وہ تھیلی اٹھا لینا اور اس سے وہ سانچہ نکال لینا اس میں اس انار کو رکھنا تاکہ اس وزیر کا فریب حاکم پر ظاہر ہو جائے، اور حاکم کو کہنا کہ ہماری بتائی کی دلیل یہ ہے کہ اگر انار کو توڑ کر دیکھیں تو سوائے راکھ اور دھوئیں کے اس میں کچھ نہ پائیں گے۔ آپ وزیر کو حکم دیں کہ اس انار کو توڑ دے تاکہ ہماری صداقت ثابت ہو جب وہ اسے توڑے گا تو دھواں اور راکھ اس کی داڑھی پر پڑے گی۔

محمد بن عیسیٰ صبح حاکم کے پاس آیا، جس طرح امام عالی مقام نے فرمایا تھا۔ اسی طرح کیا حاکم اس کی جانب متوجہ ہوا اور پوچھا تجھے یہ چیزیں کس نے بتائی ہیں۔؟ اس نے کہا امام زمانؑ اور حجت خدا نے، حاکم نے پوچھا وہ حجت خدا کون ہے۔؟ اس نے بارہ امامؑ حضرت ولی العصرؑ تک گن سنائے، حاکم نے اسی وقت شیعہ مذہب اختیار کر لیا اور حکم دیا کہ وزیر

کو قتل کر دیا جائے۔

۷، ۸، ۹، ۱۰، قصّہ ملاقات حاج علی بغدادی جس کا تذکرہ مرحوم محدث نوری نے نجم الثاقب میں کیا ہے، اور انہوں نے خود حاج علی کو دیکھا اور بلا واسطہ اس سے نقل کیا ہے۔ وہ اکثر فارسی کی کتابوں میں یہاں تک کہ مفاتیح الجنان اور آداب الشریعہ میں موجود ہے اور ہر آدمی پڑھ سکتا ہے۔

اور اسی طرح مقدس اردبیلی کی ملاقات کا قصہ ہے جس کو سید جزائری نے انوارِ نعمانیہ میں لکھا ہے، سید بحر العلوم کی ملاقات کا واقعہ ہے، جس کو محدث نوری نے جنت الماویٰ میں بیان کیا ہے، اسی طرح آیۃ اللہ علامہ کی ملاقات کا واقعہ ہے جس کو شیخ محمود عراقی نے دار السلام میں ثبت کیا ہے۔

ان کے علاوہ بھی بڑی کثرت سے ان لوگوں کے واقعات ملتے ہیں، جو آنحضرتؑ کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں۔ کتابیں ایسے موقعوں اور حکایات سے بھری پڑی ہیں۔ ہمارے مختصر مقالہ میں ان کے بیان کی گنجائش نہیں ہے جو ان کے جاننے کا طلبگار ہو۔ وہ ہمارے علمائے کرام رضوان اللہ علیہم وشکر اللہ مساعیہم کی کتابوں کا مطالعہ کرے جو اس موضوع پر لکھی گئی ہیں مثلاً بحار، نجم الثاقب، جنۃ الماویٰ، دار السلام، الزام النواصب کفایۃ الموحدین وغیرہ۔

تبصرہ:- اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے علی بن محمد سمری نائبِ چہارم کی توقیع میں فرمایا ہے کہ جو شخص سفیانی کے خروج اور صیحہ آسمانی سے پہلے میرے دیکھنے کا دعوے کرے وہ جھوٹا ہے اور ہم پر افترا کرنے والا ہے۔ چنانچہ اس کی تفصیل نواب اربعہ کے حالات میں بیان ہوگی) اور اسی طرح دوسری روایات جو اسی مضمون کی وارد ہوئی ہیں کہ ان کا ظاہری مفہوم ان قصوں اور روایات کے خلاف ہے جو بڑی کثرت سے، متواتر اور قطعی الوقوع ہیں، جن کا شمار بھی نہیں ہو سکتا اور وہ سب

حضرت کے مشاہدہ اور ان کی زیارت پر دلالت کرتی ہیں۔

ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ اس کا جواب چند صورتوں میں دیا جا سکتا ہے۔

اوّل :۔ ان روایات سے مراد دیکھنے اور شناخت کرنے کی نفی ہے، لیکن دیکھیں اور بعد میں معلوم ہو کہ امام تھے۔ اس کی نفی نہیں ہے۔

یہ جواب کافی نہیں ہے کیونکہ ایک تو بہت سے واقعات میں حضرت کو پہچانا گیا ہے اور بعض دفعہ خود اپنا تعارف کرایا ہے دوسرے یہ روایات کلی طور پر مشاہدہ کی نفی کرتی ہیں۔

دوم :۔ ان روایات میں مشاہدات، نیابت، سفارت کی صورت میں شیعوں تک ان کے احکام پہنچانا ہے، جس طرح غیبت صغریٰ میں تھا۔

سوم :۔ یہ وجہ ہماری نظر میں مکمل ہے، اور وہ یہ ہے کہ مذکورہ روایات دیکھنے اور مشاہدہ کرنے کی نفی کرتی ہیں اور ظاہری طور پر مشاہدہ ایک اختیاری فعل ہے۔ ان معنوں میں کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں اپنے اختیار سے امام زمانہ تک رسائی رکھتا ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ وہ کہاں ہیں۔ تو وہ جھوٹا اور مفتری ہے لیکن اگر حضرت خود اس کو دکھائیں وہ پہچانے یا اسے پہچنوائیں جیسا کہ اکثر ملاقات کے واقعات میں سے ہے تو اس کی نفی نہیں کی گئی ہے۔!

حضرت امام مہدی کے نواب اربعہ

انسانی معاشرہ ہر زمانہ میں احکام کے بیان، فرائض و ذمہ داریوں کے حصول، شبہات کے رفع، اشکالات کے دور کرنے، جھگڑوں میں فیصلوں اور حدود کے جاری کرنے اور اس قسم کے دوسرے امور کے لئے ایسے امام کے وجود کی احتیاج اور ضرورت رکھتا ہے جو مفترض الطاعۃ ہو اور یہ امور اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ امام تک پہنچ اور رسائی، لوگوں کی دسترس میں ہو تاکہ اس کی خدمت اقدس میں حاضر ہو سکیں، اور چونکہ آئمہ طاہرین ع کے زمانہ میں بھی ہر آدمی کا ان کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہونا ممکن نہ تھا۔ کیونکہ امت کے وہ افراد جو دور دراز کے علاقوں میں رہتے تھے، اکثر ان کے لئے سفر کے وسائل فراہم نہیں تھے، دوسری طرف آئمہ طاہرین ع بھی اکثر قید و بند میں رہے یا خلفائے جور نے انہیں نظر بند رکھا، ان کے ملنے والوں پر کڑی نظر رکھی جاتی ہے اور لوگوں کو ان کے ملنے سے روکا جاتا تھا، اکثر ملنے اور رجوع کرنے والوں کو آزار اور اذیت سے تنگ کیا جاتا اور رکاوٹ کے پہاڑ ان کے راستہ میں کھڑے کئے جاتے تھے۔ لہٰذا ان حالات کی روشنی میں آئمہ طاہرین ع کے لئے یہ لازم تھا کہ وہ ایسے لائق، امین اور معتمد کار افراد کو مقرر فرمائیں جو امتِ اسلامیہ کی دینی ضرورتوں کو پورا کر سکیں تاکہ کسی کے لئے عذر باقی نہ رہے۔

اسی مقصد کے پیشِ نظر آئمہ طاہرین ع اپنے اہل، قابلِ اعتماد، بڑے بڑے اصحاب کو حکم دیتے تھے کہ وہ جائیں اور آئمہ اطہار ع کی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچائیں اور بعض اصحاب جو زیادہ وثوق کے قابل ہوتے، انہیں بلادِ اسلام میں وکالت کے منصب جلیلہ پر فائز کیا جاتا، تاکہ وہ شیعوں کی ضروریات کو انجام دیں اور شیعہ بھی جب آئمہ اطہار ع کی خدمت میں باریاب ہوتے تو پوچھتے کہ ہم دین کے عالم اور مذہب کی پاکیزہ تعلیمات کن سے حاصل

کریں، آئمہ علیہم السلام جس کو اس کام کے لئے قابل، لائق اور شائستہ سمجھتے، اس کا تعارف کرا دیتے، چنانچہ آئمہ طاہرینؑ کے اصحاب کے حالات کے مطالعہ سے یہ حقیقت روشن ہو جاتی ہے۔

ظاہر ہے کہ حضرت قائم آلِ محمدؑ کی غیبت میں اس امر کا لازم ہونا بدرجہا زیادہ ہے۔ چنانچہ جس طرح پیغمبر اور امام کا تعین اور تقرر لوگوں کے اختیار میں نہیں ہے، اسی طرح نائبِ امام کا مقرر کرنا بھی ان کے بس اور اختیار میں نہیں ہوگا، چاہیئے کہ خود امامؑ اس کا تعارف کرائے اور اس کی نیابت، اور وکالت قطعی اور یقینی دلیل سے ثابت اور محقق ہو تاکہ ہر بے سروپا نائب ہونے کا دعوےٰ نہ کر سکے۔

اس تمہید کے بعد ہم کہتے ہیں کہ جس طرح مطالب گذشتہ سے معلوم ہو چکا ہے حضرت قائم آلِ محمدؑ کی غیبت کے دو دور ہیں۔ ایک غیبتِ صغریٰ، جو ستر سال یکسر رہی، اس زمانہ میں آنحضرتؑ کے خاص نواب تھے، جو آپ کے اور شیعوں کے درمیان واسطہ تھے۔ احکام و مسائل شرعیہ اور دوسرے امور ان کے ذریعہ سے امام عالی مقامؑ کی خدمت میں پیش ہوتے تھے اور ان کا جواب ملتا تھا۔

غیبتِ صغریٰ میں حضرت قائم آلِ محمدؑ کے نواب خاصہ چار بزرگوار تھے۔

۱۔ ابو عمرو عثمان بن سعید عمری معروف سمان۔

یہ بزرگوار حضرت ہادی اور حضرت عسکری علیہما السلام کے ثقہ اور باوثوق اصحاب میں سے تھے، اور ان دو اماموں کے وکیل رہے۔ ان دو آئمہ سے بہت سی روایات اس کے وثوق اور قابلِ اعتماد ہونے میں ہم تک پہنچی ہیں جن سے اس کی امانت اور صداقت کا پتہ چلتا ہے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی جانب سے یہ حضرت قائم آلِ محمدؑ کی نیابت اور سفارت پر مقرر ہوئے، حضرت قائم آلِ محمدؑ نے بھی اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کو اسی منصب پر برقرار رکھا۔

شیخ طوسی کی کتاب میں احمد بن اسحاق قمی سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ میں ایک دن حضرت ہادی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے میرے آقا۔! ہر وقت آپ کی خدمت میں پہنچنا میرے لیے ممکن نہیں ہے، پس میں کس کی بات قبول کروں اور کس کے امر کی اطاعت کروں۔؟ آنحضرتؑ نے فرمایا، یہ ابوعمرو میرا ثقہ اور امین ہے۔ جو کچھ تمہیں کہے وہ میری طرف سے کہے گا اور جو کچھ اس نے تمہیں پہنچایا ہے میری طرف سے پہنچایا ہے۔

جب حضرت ہادیؑ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ ایک دن میں حضرت امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ میں نے ان کے والد بزرگوار کی خدمت میں عرض کیا تھا، وہی کچھ ان کی خدمت میں عرض کیا، فرمایا یہ ابوعمرو میرا ثقہ اور امین ہے، گذشتہ امام کا بھی ثقہ تھا اور میرا بھی میری زندگی اور میری زندگی کے بعد ثقہ اور امین ہے۔ جو کچھ یہ کہے میری جانب سے ہے جو کچھ پہنچائے میری طرف سے پہنچاتا ہے۔

اس کے علاوہ معجزات ہیں جو حضرت قائم آلِ محمدؐ کی جانب سے اس کے ہاتھوں پر جاری ہوتے تھے، مثلاً جو اموال شیعہ لاتے تھے، ان کے مالکوں کے نام ان کی مقدار ان کے حلال و حرام ہونے اور ان کی تمام تفاصیل اور خصوصیات کے بارہ میں بتا دیا کرتا تھا، اسی طرح تمام شیعہ اول زمانہ غیبت میں بغیر اختلاف اس کی نیابت کو تسلیم کرتے تھے جو اس کی نیابت کی قطعی دلیل ہے۔

۲۔ ابوجعفر محمد بن عثمان بن سعید عمروی

یہ اپنے باپ کے بعد نیابتِ خاصہ پر فائز ہوئے، ان کی نیابت خاصہ کے بارے میں بہت سی روایات ہیں، چند ایک پہ نظر فرمائیں۔

۱۔ شیخ طوسی کی کتاب غیبت اور بحار مجلسی میں ثقہ لوگوں کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے کہ اہل یمن کی ایک جماعت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر

ہوئی، وہ لوگ اموال لائے تھے، حضرت نے عثمان بن سعید عمروی کو طلب فرمایا اور فرمایا اے عثمان -: تو مالِ خدا پر وکیل اور امین ہے، جا اور اہلِ یمن کی اس جماعت سے مال لے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے خدمتِ امامؑ میں عرض کیا کہ بخدا -! عثمان آپ کے برگزیدہ لوگوں میں سے ہے اور تحقیق آپ کے نزدیک اس کے مقام و مرتبہ کی معرفت اور یہ کہ وہ مالِ خدا میں آپ کا وکیل اور امین ہے، ہم پر روشن ہوگیا ہے، فرمایا ہاں -! تم اس بات کے گواہ رہنا کہ عثمان بن سعید عمروی میرا وکیل ہے اور اس کا بیٹا محمد میرے بیٹے مہدی کا وکیل ہے

۲۔ غیبت شیخ طوسی میں احمد بن اسحاق قمی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں سوال کیا کہ میں کس شخص سے احکام اخذ کروں، اور کس کی باتوں کو قبول کروں -؟ فرمایا عمروی اور اس کا بیٹا دونوں ثقہ ہیں اور جو کچھ تجھے پہنچائیں وہ میری جانب سے ہے۔ ان کے کہنے کو سنو اور ان کی اطاعت کرو، بے شک یہ دونوں ثقہ اور امین ہیں۔

۳۔ وہ توقیع شریف ہے کہ شیعہ کی اکثر معتبر کتابوں میں ہے کہ حضرت قائم آلِ محمدؐ نے ابو جعفر کو اس کے باپ کی تعزیت میں تحریر فرمایا کہ یہ عمروی کی سعادت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تجھ جیسا فرزند اس کو عنایت فرمایا ہے کہ تو اس کا قائم مقام اور جانشین ہے اور اس کے لئے رحمت طلب کر رہا ہے۔

۴۔ کتاب غیبت میں شیخ طوسی اپنی اسناد سے محمد بن ابراہیم مہزیار اہوازی سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے لئے عمروی کی وفات کے بعد توقیع شریف صادر ہوئی کہ یہ (محمد بن عثمان) خدا اس کی حفاظت کرے ہمیشہ ہمارے وثوق کے قابل رہا۔ اپنے باپ کی زندگی میں۔ خدا اس سے راضی ہو اور اسے خوشنود کرے اور اس کے چہرہ کو کھولے ہمارے نزدیک وہ اپنے باپ کی مانند ہے اور اس کا قائم مقام ہے۔ ہمارے امر پر امر کرتا ہے اور اسی پر عمل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا یار و مددگار ہو اس کے کہنے پر عمل کرو۔

۵۔ عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت ہے وہ بیان کرتا ہے کہ عمروی کی وفات کے بعد حضرت بقیۃ اللہ کی طرف سے خطوط ہم شیعوں کے پاس پہنچے، اسی پہنچے اسی خط میں جس میں پہلے عمروی کے زمانہ میں آیا کرتے تھے کہ ابوجعفر (محمد بن عثمان) اپنے باپ کا قائم مقام ہوگا۔

۶۔ شیعہ کا اس کی عدالت، وثاقت، امانت اور نیابت پر اجماع ہے کہ وہ حضرت قائم آلِ محمدؐ کی جانب سے نائب تھا۔

۷۔ بہت سے دلائل اور معجزات ہیں جو حضرت قائم آلِ محمدؐ کی جانب سے اس کے ہاتھ پر جاری ہوئے، جو اس کی نیابت کی صداقت کے روشن نشانات ہیں، جو لوگوں کی زیادہ بصیرت کا موجب بنے۔

۳۔ ابوالقاسم حسین بن روح نوبختی

یہ محمد بن عثمان کی وفات کے بعد نیابت خاصہ کے منصب جلیلہ پر سرفراز ہوئے۔ ان کی نیابت پر یہ دلیلیں ہیں۔

۱۔ اسے محمد بن عثمان کا مقرر کرنا، چنانچہ شیخ طوسی نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن ابراہیم اور نوبخت کی ایک جماعت سے روایت کیا ہے کہ جب محمد بن عثمان کی حالت نازک ہو گئی تو شیعہ عمائدین کی ایک جماعت جن میں ابوعلی بن ہمام، ابوعبداللہ بن محمد کاتب ابوعبداللہ بن باقطانی، اسماعیل بن نوبختی، ابوعبداللہ بن وجنا، ان کے علاوہ بھی دوسرے بزرگ جمع ہو کر اس کے پاس آئے اور پوچھا اگر آپ دنیا سے چل بسیں تو آپ کا جانشین کون ہوگا۔ تو اس نے کہا ابوالقاسم حسین بن روح میرا قائم مقام، میرا سفیر آپ کے اور قائم آلِ محمدؐ کے درمیان ہوگا اور یہ آنجناب کا وکیل، ثقہ اور امین ہے، تم اپنے امور میں اس کی جانب رجوع کرنا اور اپنی مہمات میں اس پر اعتماد کرنا، میں اس پر مامور ہوا ہوں اور میں نے تم تک پہنچا دیا ہے۔

علامہ مجلسی بحار میں شیخ طوسی کی کتاب غیبت سے جعفر بن احمد بن عقیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں محمد بن عثمان کے احتضار اور جاں کنی کے وقت ان کے سر بالین بیٹھا ہوا تھا اور حسین بن روح ان کے پائنتی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت اس نے میری جانب رُخ کیا اور کہا کہ میں اس پر مامور ہوا ہوں کہ حسین بن روح کو اپنا وصی بناؤں اور امور کو اس پر چھوڑ دوں، میں نے جب یہ بات سنی اٹھ کھڑا ہوا اور حسین بن روح کو اپنی جگہ بٹھا دیا اور خود پائنتی بیٹھ گیا۔

نیز ابی علی نے روایت کیا ہے کہ ہم شیعہ کے وجوہ اور عمائدین محمد بن عثمان کے مرض کی حالت میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہمیں فرمایا کہ جب میری موت آ جائے تو یہ امر ابوالقاسم حسین بن روح نوبختی کے سپرد ہے میں اسے اپنی جگہ مقرر کرتا ہوں، تم اس کی جانب رجوع کرنا اور اس پر اعتماد کرنا۔

۲۔ حضرت قائم آل محمدؑ کی طرف سے معجزات اس کے ہاتھوں پر ظاہر ہوتے تھے جیسا کہ کتابوں میں مذکور ہے۔

۳۔ آپ کی وثاقت، عدالت اور امانت پر شیعہ کا اجماع ہے اور سب آپ کی نیابت اور وکالت کو تسلیم کرتے ہیں۔

۴۔ ابوالحسن علی بن محمد سمری:

یہ آخری نائب خاص ہیں جو حسین بن روح کے بعد حضرت قائم آل محمدؑ کے حکم سے نیابت پر فائز ہوئے۔

کافی الکلینی، صدوق، غیبت شیخ طوسی اور تمام شیعہ کتب میں منقول ہے کہ حسین بن روح نے امر نیابت اپنے بعد علی بن محمد سمری کے حوالے کیا، چنانچہ کتاب غیبت میں شیخ طوسی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ ابی عبداللہ احمد بن محمد صفوانی کہتے ہیں کہ شیخ ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کو اپنا وصی قرار دیا، پس انہوں نے قیام

کیا اس امر پر جس پر ابوالقاسم قیام رکھتے تھے اور جب علی بن محمد کی وفات قریب ہوئی تو شیعہ اس کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے ان کے بعد کے وکیل اور قائم مقام کے بارہ میں پوچھا، اس بارہ میں انہوں نے کوئی چیز نہ کہی اور فرمایا کہ وہ مامور نہیں ہوئے ہیں کہ کسی کی نیابت کے بارہ میں وصیت کریں۔

اس کے علاوہ بہت سے معجزات حضرت قائم آلِ محمدؑ کی جانب سے ان کے ہاتھوں پر ظاہر ہوئے، اسی طرح شیعہ کا متفقہ طور پر ان کی نیابت کو تسلیم کرنا ایک مستقل دلیل ہے۔ ان کی صداقت پر، شیخ طبرسی نے نوابِ اربعہ کے ذکر کے بعد فرمایا کہ ان کے بعد کسی نے ان پر قیام نہیں کیا اور یہ حضرت قائم آلِ محمدؑ کی نص سے اس منصب پر مقرر ہوئے اور ہر سابق نے اپنے بعد والے کو نصب اور مقرر کیا اور شیعہ نے اس وقت تک انہیں قبول نہ کیا جب تک ان کے ہاتھوں پر معجزات ظاہر نہ ہوئے جو ان کی صداقت اور ان کی نیابت کی حقانیت پر دلیل تھے۔

مختصر یہ کہ نیابت خاصہ ان چار نواب پر ختم ہو گئی اور غیبت صغریٰ کا دور ختم ہو گیا۔

غیبت کبریٰ اور نیابت عمومی

شیخ طوسی کتاب، غیبت میں شیخ صدوق سے اور وہ احمد بن حسن مکتب سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتا ہے کہ میں شیخ ابوالحسن سمری قدس سرہٗ کی وفات کے سال بغداد میں تھا، میں وفات سے پہلے ان کی خدمت میں حاضر ہوا وہ حضرت قائم آل محمدؑ کی جانب سے ایک توقیع باہر لائے جس میں لکھا ہوا تھا۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اے علی بن محمد سمری اللہ تعالیٰ تیری مصیبت میں تیرے بھائیوں کے اجر کو زیادہ کرے۔ تحقیق تو چھ روز تک دنیا سے گزر جائیگا پس تو موت کے لئے تیار ہو جا اور کسی کو وصیت نہ کر کہ تیرے بعد تیرا قائمقام ہو، کیونکہ بالتحقیق غیبت تامہ واقع ہو گئی ہے اور پھر اتنے تک ظہور نہیں ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی جانب سے اذن و اجازت نہ ہو، وہ بخدا جس کا ذکر بلند ہے، وہ ظہور طولانی زمانہ کے بعد ہوگا، جب لوگوں کے دل سخت ہو جائیں گے اور زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی اور جلدی ہوگا کہ شیعوں میں ایسے لوگ ہوں گے جو مشاہدہ کا دعویٰ کریں گے (بطور نیابت) آپ آگاہ رہیں کہ جو شخص خروج سفیانی اور صیحہ آسمانی سے پہلے مشاہدہ کا دعوےٰ کرے گا وہ جھوٹا مفتری ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

وہ کہتا ہے کہ ہم نے اس توقیع کو استناخ کیا اور اس کے پاس سے چلے گئے جب چھٹا دن ہوا، تو اس کے پاس واپس آئے۔ وہ اس وقت احتضار اور جان کنی کی حالت میں تھے، ان سے پوچھا گیا کہ آپ کے بعد کون آپ کا وصی ہے۔ فرمایا

ملله امس هو بالغنا امرِ خدا کے لیے ہے اور وہی اس امر کو انجام تک پہنچانے والا ہے
وفات پاگئے اور یہ ان کا آخری کلام تھا۔

علی بن محمد سمری رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد مذکورہ بالا توقیع کے مطابق غیبت کا اول دور (غیبتِ صغریٰ) ختم ہوگیا اور غیبت کا دوسرا دور جسے غیبتِ کبریٰ کہتے ہیں شروع ہوا۔ اس زمانہ میں قائم آلِ محمدؐ کے لیے خاص نائب مقرر نہیں ہوئے بلکہ نیابتِ عمومی کا دور شروع ہوا۔ یعنی ایک کلی عنوان (مجتہد عادل جامع الشرائط) مقرر ہوا کہ ہر زمانہ میں جس پر منطبق ہو، وہی نائبِ امام ہے اس کی اطاعت واجب ہے اور اس کی مخالفت حرام ہے۔ اس نظریہ کی دلیل میں بہت سی احادیث اور روایت آئمہ طاہرین علیہم السلام سے وارد ہیں۔ ان میں سے چند ایک کی جانب اشارہ کیا جاتا ہے

۱۔ اسحاق بن یعقوب کلینی جو اجلہ اور اخیار شیعہ علماء میں شمار ہوتے ہیں اور احادیث اہلبیتؑ کے حامل ہیں، انہوں نے چند مسائل قائم آلِ محمدؐ سے پوچھے تو ان کے جواب میں محمد بن عثمان عمروی کے ذریعہ امام عالی مقام کی جانب سے یہ توقیع (تحریر) صادر ہوئی۔

اما الحوادث الواقعۃ فارجعوا فیھا الی رواۃ احادیثنا فانھم حجتی علیکم وانا حجۃ اللہ۔ جو حالات اور حوادث تمہارے سامنے پیش آئیں، ان میں ہماری احادیث کے حاملین، علمائے اسلام کی جانب رجوع کیجیے، یہ لوگ میری طرف سے تم پر حجت ہیں اور میں اللہ کی جانب سے حجت ہوں۔

(۲) وہ حدیث جو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے آیہ مجیدہ ومنھم امیون لا یعلمون الکتاب (بقرہ۔ ۷۸) کی تفسیر میں وارد ہے۔ شیخ انصاری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے سچائی اور صداقت کے آثار پھوٹتے پڑتے ہیں۔ یہ حدیث مفصل ہے۔ اس کے چند الفاظ یہ ہیں:

"اما من کان من الفقھاء صائنا لنفسہ حافظا لدینہ مخالفا لھواہ

مطیعا لامر مولاہ فللعوام ان یقلدوہ۔" فقہا میں سے جو شخص اپنے نفس کو بچانے والا اپنے دین کا محافظ، اپنی نفسانی خواہشات کا مخالف اور اللہ تعالیٰ کے اوامر کا مطیع ہو تو عوام پر واجب ہے کہ اس کی تقلید کریں۔

۳۔ وہ حدیث جو مشائخ ثلاثہ (کلینی، صدوق، طوسی) سے عمر بن حنظلہ کی مقبولہ کے نام سے معروف ہے وہ حضرت صادق آلِ محمدؑ سے روایت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا دیکھو کہ تم میں سے جو شخص ہماری احادیث روایت کرتا ہے اور ہمارے حلال و حرام پر نظر رکھتا ہے (یعنی مجتہد ہے) اور ہمارے احکام کو جانتا ہے (یعنی فقیہ ہے) اس کو حکومت کے لئے اختیار کرو کہ میں نے اس کو تم پر حاکم قرار دیا ہے۔ پس جب اس نے ہمارے حکم کے مطابق کیا اور کسی نے اس حکم کو قبول نہ کیا بے شک اس شخص نے خدا کے حکم کا استخفاف کیا اور اسے کم وزن سمجھا اور ہمیں رد کیا ہے اور جو شخص ہمیں رد کرتا ہے وہ خدا کو رد کرتا ہے اور خدا کو رد کرنا، اس کے ساتھ شرک کرنے کی حد تک ہے۔

۴۔ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ "اللھم ارحم خلفائی۔" (بارِ الہا! میرے خلفا پر رحم فرما، عرض کیا گیا آپ کے خلفا کون ہیں، فرمایا جو میرے بعد آئیں گے اور میری حدیث اور سنت کو نقل کریں گے۔

۵۔ یہ بھی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں"۔

جس طرح بنی اسرائیل کے انبیاء حضرت موسیٰؑ کے دین کے محافظ تھے اور اُمتِ موسیٰؑ پر ان کی اطاعت لازم ہے۔

علاماتِ ظہورِ قائمِ آلِ محمد علیہ السلام

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ کے ظہورِ پُرنور کی علامات چند صورتوں میں ہیں۔

اوّل، علاماتِ خاصہ۔ یہ وہ نشانات ہیں جو خود آپ کے لئے ہیں، مثلاً یہ کہ ان کی تلوار غلاف سے باہر آئے گی اور آواز دے گی۔ اے ولیِ خدا! باہر آ اور خدا کے دشمنوں کو قتل کر، یا ان کا پرچم کھل جائے گا۔ وغیرہ۔

دوم، علاماتِ حتمیہ۔ جب تک یہ نشانات ظاہر نہیں ہوں گے حضرت ظہور نہیں فرمائیں گے، مثلاً خروجِ سفیانی، صیحہ آسمانی، خسفِ بیدا، قتلِ نفسِ زکیہ اور خروجِ یمانی وغیرہ۔

سوم، علاماتِ غیر حتمیہ۔ کہ ان کا واقع ہونا شرائط پر انحصار رکھتا ہے، بعض نشانات اس وقت تک واقع ہو چکے ہیں، بعض دوسرے ممکن ہیں آپ کے ظہور کے قریب واقع ہوں۔

ہمارے علمائے کرام رضوان اللہ نے اس بارہ میں مفصل اور مستقل کتابیں لکھی ہیں، جن میں آپ کے ظہور کے نشانات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، ہم یہاں شیخ مفید قدس سرہ کے کلام پر اور حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی ایک حدیث پر اکتفا کریں جو کفایۃ الموحدین میں موجود ہے۔

شیخ مفید کتاب ارشاد میں حضرت قائم آلِ محمدؑ کے ظہور اور قیام کے علامات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

حضرت قائم آلِ محمدؑ کے قیام کے نشانات اور وہ حوادث جو ان کے قیام سے پہلے واقع ہوں گے اور وہ نشانات جو آپ کے ظہور پر دلالت کرتے ہیں ان کے بارہ

میں اخبار اور احادیث وارد ہوئی ہیں، ان میں سے خروج سفیانی قتل سید حسنی، اختلاف بنی عباس، خسف بیدا، خسف مشرق میں، خسف مغرب میں اور سورج کا زوال ظہر سے عصر کے اوقات کے درمیان تک رُکا رہنا اور سورج کا مغرب سے طلوع کرنا ممکن ہے مغرب سے سورج کے طلوع سے مراد ظہور امام مہدیؑ ہو جیسا کہ معصوم کی حدیث میں ہے وھو الشمس الطالعة من مغربھا اور اکثر احادیث میں سورج کا مغرب سے طلوع کرنا علامات قیامت میں سے ہے۔

اور کوفہ کی پشت میں نفس زکیہ کا ستر افراد صالحین کے ساتھ قتل ہونا اور رکن و مقام کے درمیان ایک ہاشمی کا سر کاٹا جانا، مسجد کوفہ کی دیوار کا خراب ہونا، خراسان کی طرف سے سیاہ پرچموں کا آنا، خروج یمانی، مصر میں مرد مغربی کا ظاہر ہونا اور اس کا شامات کا مالک ہو جانا ترکوں کا جزیرہ میں نزول، رومیوں کا رملہ میں اترنا، مشرق کی جانب سے ایک ستارے کا طلوع جس کی نورانیت چاند کی مانند ہوگی وہ آنا ٹیڑھا ہوگا کہ قریب ہوگا، اس کے دونوں اطراف باہم مل جائیں اور سرخی جو آسمان میں ظاہر ہوگی اور آفاق میں پھیل جائے گی اور آگ جو مشرق میں ظاہر ہوگی تین یا سات دن تک جو اور فضا میں باقی رہے گی، عربوں کا اپنے افسار کو چھوڑنا اور شہروں کا مالک بننا اور ان کا عجم کی سلطنت کے اثر سے باہر نکلنا اور اہل مصر کی طرف قیس اور عرب کے پرچموں کا داخل ہونا اور کندہ کے پرچم کا خراسان میں جانا، مغرب کی جانب سے لشکر کا داخل ہونا، حیرہ کی حدود تک اور حیرہ میں مشرق کی جانب سے سیاہ پرچموں کا آنا اور دریائے فرات کے بند کا ٹوٹنا۔ اس حد تک کہ پانی کوفہ کے گلی کوچوں میں آ جائے، ساٹھ جھوٹے آدمیوں کا ظاہر ہونا کہ ان میں سے ہر ایک نبوت کا مدعی ہو اور آل ابی طالب سے بارہ آدمیوں کا خروج جو امامت کے مدعی ہوں گے بنی عباس کا جلولا اور خانقین کے درمیان ایک جلیل القدر شیعہ کو جلانا، کرخ کے پہلو سے بغداد کو پل باندھنا، اول روز میں ایک سیاہ آندھی اٹھے گی اور ایک زلزلہ آئے گا اور اس شہر

کے اکثر باشندے زمین میں دھنس جائیں گے۔ اہلِ عراق اور بغداد پر خوف و ہراس طاری ہو جائے گا۔ موت تیزی کے ساتھ ان پر مسلط ہو جائے گی۔ جانیں کم ہو جائیں گی، اموال اور پھل برباد ہو جائیں گے۔ مکڑی کے دل بے موقع ظاہر ہوں گے۔ اس حد تک کہ غلوں، فصلوں اور کھیتوں پر ہجوم کر کے آئیں گے، جو کچھ لوگوں نے کاشت کیا ہو گا ختم ہو جائے گا، اہلِ عجم کے دو گروہوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور ان میں سخت خونریزی ہو گی، غلام اور نوکر اپنے مالکوں کے حکم سے باہر ہو جائیں گے اور انہیں قتل کر دیں گے اور اہلِ بدعت کی ایک قوم بندروں اور خنزیروں کی صورت میں مسخ ہو جائے گی۔ غلاموں کا اپنے آقاؤں کے شہروں پر غلبہ اور تسلط ہو گا، آسمان سے ایک آواز آئے گی کہ تمام اہلِ زمین اسے اپنی اپنی زبان میں سنیں گے اور چشمہ خورشید میں لوگوں کے سامنے چہرے اور سینہ تک ایک صورت ظاہر ہو گی، مردے قبروں سے باہر آئیں، اور دنیا میں لوٹیں گے، ایک دوسرے کا تعارف کرائیں گے اور ایک دوسرے کی زیارت کر جائیں گے پس یہ علامات چوبیس روز کی مسلسل اور لگاتار بارش سے ختم ہو جائیں گی، یہ بارانِ رحمت زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کر دے گی۔ اور زمین کی برکات ظاہر ہوں گی اور معتقدینِ حق شیعیانِ قائمِ آلِ محمدؐ سے آفتیں تکلیفیں اور اذیتیں ختم ہو جائیں گی۔ ان کو اس وقت مکہ میں آپ کے ظہور کا پتہ چلے گا، اور آپ کی جانب متوجہ ہوں گے تاکہ آپ کی یاری اور نصرت کریں گے۔ ان میں سے بعض حتمی ہیں اور بعض کا وقوع شرائط پر منحصر ہے۔

وہ حتمی علامات جو حضرت امام مہدیؑ کے ظہور سے قبل واقع ہوں گی اور جب تک وہ واقع نہ ہوں، آپ ہرگز ظہور نہیں فرمائیں گے۔ بعض نے انہیں دس شمار کیا ہے کہ ان سے مراد خروجِ دجال خروجِ سفیانی، خروجِ یمانی خروجِ سید حسنی، قتلِ نفسِ زکیہ، صیحہ آسمانی زمینِ بیداء میں لشکرِ سفیانی کا دھنس جانا، چشمہ خورشید سے ہتھیلی، چہرے اور سینے کی صورت

کا ظاہر ہونا، بے موقع کسوف اور خسوف۔ بعض نے اس سے کم اور بعض نے زیادہ بیان کی ہیں، لیکن جو کچھ ان علامات سے زیادہ تحقیق شدہ اور ثابت ہیں اور اخبار متواترہ و معتبرہ ان کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں وہ پانچ علامات ہیں۔

۱. **خروج یمانی** - اور وہ ایک شخص ہے جو یمن سے خروج کرے گا اور لوگوں کو حضرت مہدیؑ کی جانب دعوت دے گا۔

۲. **خروجِ سفیانی** - یہ آلِ ابی سفیان میں سے ایک شخص ہوگا، اس کا نام عثمان اور اس کے باپ کا نام عنبہ ہوگا۔ یہ شام میں خروج کرے گا اور سات یا نو شہروں پہ قبضہ کر لے گا، بڑی قتل و غارت کرے گا اور آخر کار حضرت امام مہدیؑ کے ہاتھوں قتل ہو جائے گا۔

۳. **صیحہ آسمانی** - یہ وہ آواز ہے کہ جبرائیل امین زمین اور آسمان کے درمیان ندا کرے گا۔ حضرت قائم آلِ محمدؐ کے نام و نسب اور ان کے ظہور کی بشارت دے گا اور تمام اہلِ زمین اس آواز کو سنیں گے۔

۴. **خسفِ بیداء** - یعنی سفیانی لشکر کا بیداء کی وادی میں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے دھنس جانا۔

۵. **قتل نفس زکیہ** - وہ آلِ محمدؐ کا ایک فرزند ہے جس کا نام محمد بن حسن ہوگا اس کو رکن اور مقام کے درمیان قتل کیا جائے گا۔

چنانچہ کتاب غیبت شیخ طوسی میں اپنی سند سے عمر بن حنظلہ حضرت صادق آلِ محمدؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیام قائمؑ سے پہلے پانچ علامات ہوں گی، صیحہ، سفیانی، خسف بہ بیداء، خروج یمانی، قتل نفس زکیہ۔ اسی روایت کو کلینی نے روضہ کافی میں اپنی سند سے عمر بن حنظلہ سے اور صدوقؒ نے کمال الدین میں میمون البان سے صادق آلِ محمدؐ سے صاحب کتاب البرہان نے حضرت امام حسینؑ سے اس قسم کی روایت کی ہے اور

خواجہ کلاں نے ینابیع المودۃ میں اسے نقل کیا ہے اور اس کے سوا بہت سی روایات ہیں۔ جن کے بیان سے مضمون میں زیادہ طول ہو جائے گا۔ ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

فرمانِ امیر المومنین علیہ السلام

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے علامات ظہور مہدیؑ کے بارہ میں ایک حدیث میں آپ فرماتے ہیں:۔

جب لوگوں نے نماز کو چھوڑ دیا، امانت کو ضائع کر دیا، جھوٹ کو جائز اور روا قرار دے دیا، سود کھانا شروع کیا، محکم اور مضبوط عمارتیں بنانے لگے اور دین کو دنیا کے بدلے بیچنے لگے اور کم عقل لوگ کام پر مقرر ہوئے اور عورتوں کو اپنا مشیر اور صلاح کار بنا لیا گیا۔ قطع رحمی کی گئی اور ہوائے نفس کی پیروی ہونے لگی، خونریزی کو سبک اور کم وزن قرار دے دیا گیا، حلم اور بردباری کی کمزوری اور ظلم کو فخر بنا دیا گیا۔ فرماں روا فاجر، وزیر ظالم، دانشور خیانت کار اور فقیر فاسق ہو گئے، جھوٹی شہادت، فسق و فجور اور گناہ، سرکشی ظاہر اور آشکار ہو جائے۔ قرآن کو زیور سے آراستہ، مساجد کو زیب و زینت ان کے اونچے اونچے مینار بنائے گئے۔ لوگ شریروں کی عزت اور تکریم کرنے لگیں گے، لوگوں کی صفیں مجتمع ہوں گی لیکن ان کے دل ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے، وعدے ٹوٹنے لگیں گے اور موعود قریب ہوگا، عورتیں دنیا کے حرص اور لالچ کے لئے مردوں کے ساتھ تجارت میں شرکت کریں گی، اہل معصیت اور بدکاروں کی آوازیں بلند ہوں گی اور تمام لوگ انہیں سنیں گے۔ لوگوں کے امور کا عہدہ داران میں ذلیل ترین

شخص ہوگا۔ لوگ فاجر سے اس کے شر کے ڈر سے پرہیز کریں گے، جھوٹوں کی تصدیق کریں گے، خائن اور بددیانت لوگوں کو امین سمجھیں گے۔ لہو و لعب کے ساز اور آلات پکڑیں گے۔ طبقات بعد طبقات پہلوں کو لعنت ملامت کریں گے، عورتیں زین پر سوار ہوں گی، مرد عورتوں کی مانند اور عورتیں مردوں کی مثال روپ دھاریں گے، گواہ گواہی دے گا۔ بغیر اس کے کہ اس سے گواہی طلب کی جائے۔ ایک دوسرے کے حق کے ادا کے لئے شہادت دیں گے بغیر اس کے کہ حق کو جانتے اور سمجھتے ہوں۔ اور غیروں کے علم فقہ پڑھیں گے۔ دنیا کے عمل کو آخرت کے عمل پر ترجیح دیں گے اور بھیڑ کا چمڑا بھیڑیوں جیسے دلوں پر پہنیں گے (ان کا ظاہر ان کے باطن کے خلاف ہوگا) ان کے دل مردار سے بھی زیادہ گندے اور مصبر سے بھی زیادہ کڑوے ہوں گے۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ سے فرج قائم آلِ محمدؐ کی تعجیل کے لئے دعا طلب کرنی چاہیئے۔ ایسے موقع پر بہترین مقام بیت المقدس ہوگا۔ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ وہ آرزو کریں گے کہ بیت المقدس کے ساکنوں میں ہوتے۔ (تا آخر حدیث)

اس قسم کی احادیث آلِ اطہارؑ کے اخبار میں زیادہ ہیں، جن میں آخر زمانہ کے واقعات فتنوں، بدعتوں، ظلموں، گناہوں کی کثرت، اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت سے بے نیاز گناہوں کو فاسش اور کھلم کھلا کرنا اور فسق و فجور اور بدکاریوں پر بے باکی کے متعلق مطلع کیا گیا ہے۔ ایسی روایات و احادیث۔ اخبار ملاحم۔ کے نام سے معروف ہیں۔

حالات بعد از ظہور قائم آلِ محمدؑ

حضرت قائم آلِ محمد مہدی عجل اللہ فرجہ کے روز دسویں محرم الحرام کو، اس روز جس روز حضرت سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے، مکہ معظمہ میں رکن و مقام کے درمیان ظہور فرمائیں گے اور جبرائیل ان کے دائیں جانب آواز دے گا۔ البیعۃ للہ۔ شیعہ روئے زمین کے اطراف سے روانہ ہو پڑیں گے تاکہ آنجنابؑ کی بیعت کریں۔ (ارشاد شیخ مفید میں حضرت صادق آلِ محمدؑ سے ہے اور بعض روایات میں روز جمعہ کہا گیا ہے)

آنحضرتؑ کے ظہور سے پہلے جمعہ کی رات تئیس ماہ رمضان، آسمان کے درمیان ایک آواز ان کے نام اور ان کے باپ کے نام کی سنائی دے گی اس طرح کہ فلاں بن فلاں قائم آلِ محمدؑ ہے۔ اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ پس مخلوقِ خدا میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا مگر اس آواز کو سنے گا (غیبت نعمانی از صادق آلِ محمدؑ)

ایک روایت کے مطابق دن کی ابتدا میں منادی ندا کرے گا۔ الحق مع علی و شیعتہ۔ (حق علیؑ اور اس کے شیعوں کے ساتھ ہے) اور آخر روز شیطان آواز دے گا۔ الحق مع عثمان و شیعتہ۔ حق عثمان اور اس کے شیعوں کے ساتھ ہے (ارشاد مفید)

جس دن آپ کا ظہور ہوگا، منادی آسمان سے ندا کرے گا کہ اے گروہ خلائق آگاہ رہو کہ خلقِ خدا میں برگزیدہ حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوا ہے ان کی دعوت کو قبول کرو اور ان کے فرمان کی اطاعت کرو۔

(ملاحم و فتن از رسولِ اکرمؐ)

قیام فرمائیں گے، یہاں تک کہ آپ کے اصحاب کی تعداد دس ہزار تک پہنچ جائے گی اس کے بعد آپ مدینہ کو روانہ ہوں گے۔ (ارشاد میں صادق آل محمدؑ کی روایت)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے اور ان کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے۔

(عیون المعجزات میں حدیث رسولؐ)

انبیاء کے موارث، ان کے معجزات اور حضرت رسول خدا کا پرچم آپ کے پاس ہوں گے۔ (غیبت نعمانی میں باقر آل محمدؑ سے)

سفیانی کی فوجیں جو مکہ کو خراب کرنے کے لیے اس جانب روانہ ہوں گی وہ تمام بیدا کی وادی میں، مکہ اور مدینہ کے درمیان زمین میں دھنس جائیں گی، ان میں سے صرف دو آدمی بچیں گے ایک شام جائے گا اور سفیانی کو فوج کی تباہی کی خبر دے گا اور دوسرا مکہ میں آئے گا اور حضرت حجت کی خدمت میں یہ بشارت پہنچائے گا۔

(تفسیر مجمع البیان فرمان رسول خداؐ)

حضرت قائم آل محمدؑ مدینہ میں وارد ہونے کے بعد وہاں بہت سے کام انجام دینے کے بعد ایک بھاری فوج لے کر شام کو روانہ ہوں گے، جبرائیل ان کی فوج کا مقدمۃ الجیش (ہراول) اور میکائیل ان کے لشکر کا ساقہ ہوگا، اللہ تعالیٰ تین ہزار ملائکہ سے آپ کی امداد فرمائے گا۔ آپ سفیانی کی فوجوں کے مقابل آئیں گے، ان کو شکست دیں گے اور سفیانی آپ کی فوجوں کے ہاتھوں قتل ہو جائے گا۔ (اسعاف الراغبین)

زمین کے مشارق اور مغارب آپ کے ہاتھوں فتح ہو جائیں گے، آپ دین خدا کو روئے زمین پر ظاہر فرمائیں گے۔ بدعتوں کا قلع قمع فرمائیں گے اور باطل کو مٹا کر رکھ دیں گے۔ دنیا میں ظلم کا نشان تک نہ چھوڑیں گے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرمائیں گے۔

(محجۃ میں روایت باقر آل محمدؑ)

خدا و رسولؐ اور آل محمدؑ کے دشمنوں سے انتقام لیں گے۔ (امالی شیخ مفید حدیث صادق آل محمدؑ)

ان کو حسب و نسب کے ساتھ یاد کیا جائے گا اور اس آواز کو مشرق و مغرب میں تمام عالم میں سنا جائے گا ۔ اس آواز کی شدت اتنی ہو گی کہ جو شخص نیند میں ہو گا وہ بیدار ہو جائے گا اور جو شخص بیٹھا ہو گا وہ کھڑا ہو جائے گا ، جو شخص کھڑا ہو گا بیٹھ جائے گا اور وہ منادی جبرئیل امین ہو گا۔

(غیبت شیخ محمد بن مسلم)

اس دن عصر کے وقت شیطان سفیانی کے نام کی آواز دے گا اور لوگوں کو اس کی جانب دعوت دے گا۔

(کمال الدین صدوق)

اور جب آپ ظہور فرمائیں گے تو کعبہ کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھیں گے اور پہلا کلام جو ان کے منہ سے نکلے گا وہ آیہ شریفہ بقیۃ اللہ خیر لکم ان کنتم مؤمنین ہو گا۔

(غیبت فضل بن شاذان)

آپ کے خاص شیعہ، جن کی تعداد اصحاب بدر کے مانند تین سو تیرہ ہو گی، ساعت واحد میں آپ کے پاس جمع ہو جائیں گے، جس طرح خزاں کے پراگندہ اور بکھرے ہوئے بادل جمع ہو جاتے ہیں۔

(ینابیع المودۃ از خواجہ کلاں)

اس کے بعد آنحضرت منبر پر جائیں گے اور لوگوں کو اپنی امامت کی طرف دعوت دیں گے، انہیں خدا کی قسم دیں گے اور اپنے مطالبہ کی جانب بلائیں گے۔ ان کے درمیان حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور ان کی سنت کے مطابق سلوک کریں گے اور ان کے کردار پر عمل فرمائیں گے، پہلا شخص جو ان کی بیعت کرے گا وہ جبرائیل ہو گا۔ اس کے بعد تین سو تیرہ اصحاب خاص آپ کی بیعت کریں گے، آپ مکہ میں

آپ کفر، شرک اور زندقہ کو صفحہ عالم سے مٹا کر رکھ دیں گے۔ دنیا میں کوئی ایسا مقام نہ ہوگا جہاں سے اشهد ان لا الٰه الا الله واشهد ان محمد رسول الله کی آواز سنائی نہ دے گی۔

(ینابیع المودۃ)

آپ لوگوں میں حضرت داؤدؑ اور حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق حکم فرمائیں گے، زمین اپنے پوشیدہ خزانے اگل دے گی اس کی برکات ظاہر ہوں گی۔ لوگ اتنے خوشحال ہو جائیں گے کہ کوئی مقام صدقہ اور خیرات کے لیے باقی نہیں رہے گا۔ آپ عدالت سے حکم فرمائیں گے۔ آپ کے زمانہ میں ظلم وجور کا خاتمہ ہو جائے گا ہر صاحب حق کا حق اس کو لوٹا دیا جائے گا، کوئی قوم اور ملت ایسی نہیں رہے گی، جو اسلام اور ایمان کا اظہار نہیں کرے گی (ارشاد المفید)

مختصر یہ ہے کہ تمام روئے زمین پر عدل وانصاف کا دور دورہ ہوگا، لوگوں کے دلوں سے دشمنی اٹھ جائے گی۔ شر فساد زائل ہو جائے گا اور نیکی اور خیر اس کی جگہ قائم ہو جائے گی، ترنا شراب کاری، سود اور تمام منکرات مٹ جائیں گے، لوگ عبادات، شریعت، دیانت اور نماز با جماعت کی جانب رجوع کریں گے، عمریں طولانی (کشف الاستار) اور عقول زیادہ ہوں گی، خلاصہ یہ ہے کہ ایک مثالی معاشرہ جس کی انسانیت کو تلاش ہے وہ قائم ہو جائے گا۔

اللهم ارزقنا لقائه والتشرف فی دولته بخدمته واجعلنا من اصحابه وانصاره والمستشهدین بین یدیه بحقه وبحق آبائه صلوات الله علیهم اجمعین والحمد لله رب العالمین۔

بارالہا! ہمیں آپؑ کی زیارت سے سرفراز فرما اور آپؑ کی حکومت میں ہمیں آپؑ کی خدمت کے فضل وشرف کی عزت عطا فرما۔ ہمیں تمام آلِ محمدؐ کے اصحاب وانصار میں اور آپ کے سامنے شہید ہونے والوں میں قرار دے۔ ہم آپ کے اور آپ کے آبائے طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کا آپ کو واسطہ دیتے ہیں۔ تمام حمد وستائش اس خدا کے لیے ہے جو عالمین کا رب اور پالنہار ہے۔

(استفادہ از کلم الطیب)

— ختم —

مؤسسۃ الرسول الاعظم پاکستان

کی تمام مطبوعات درج ذیل پتے جات سے مل سکتی ہیں:

- کوثر برادرز ۔ ۱ ۔ ٹرنر روڈ (عقب ہائی کورٹ) لاہور ۔ فون ۳۲۱۱۴۰
- زیدی بک ایجنسی ۔ موچی دروازہ ۔ لاہور
- حق برادرز ۔ انار کلی ۔ لاہور
- المدینہ کتاب گھر ، ڈیرہ اسمٰعیل خان
- محفوظ بک ایجنسی ، امام بارگاہ ۔ مارٹن روڈ ۔ کراچی

یا براہِ راست طلب فرمائیں:

- امامیہ مسجد ، لوکوشیڈ ۔ لاہور ۔ فون : ۳۳۴۱۳۳
- حسینیہ ہال ۔ بوہڑ روڈ ۔ لوکوشیڈ لاہور ۳۱ ۔ فون ۳۰ ۹۲ ۳

ناشر

مؤسسۃ الرسول الاعظم (پاکستان) لاہور